عید الاضحیٰ کے صحیح احکام ومسائل

تالیف
ابو محمد خرم شہزاد

مکتبۃ التحقیق والتخریج

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب : عیدالاضحیٰ کے صحیح احکام ومسائل

تألیف : ابو محمد خرم شہزاد

ناشر : مکتبۃ التحقیق والتخریج

اشاعت اوّل : اگست 2018ء

ملنے کا پتا

مکتبہ اسلامیہ: غزنی سٹریٹ اُردو بازار لاہور۔ 042-37244973

مکتبہ اسلامیہ: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ فیصل آباد۔ 041-2631204

جامعہ البانیہ: جامع مسجد البدر محلّہ دارالسلام نزد گورنمنٹ ہائی سکول، سمبڑیال 0321-7145727

دارالمستقیم لائبریری: ملحقہ جامع مسجد خالد بن ولید ریگل چوک شیخوپورہ 0300-5177964

مکتبہ بیت السلام: غزنی سٹریٹ، اُردو بازار لاہور 042-37320422

أسماء الرجال نصف علم

أسماء الرجال، علل حدیث اور جرح وتعدیل کے ماہر امام علی بن عبداللہ المدینی (۱۶۱ھ، ۲۳۴ھ) فرماتے ہیں:

"التفقه في معاني الحديث نصف العلم ومعرفة الرجال نصف العلم"

''معانی حدیث میں تفقہ آدھا علم ہے اور أسماء الرجال کی پہچان آدھا علم ہے۔''

سند کی تحقیق ضروری ہے

الجرح والتعدیل کے امام یحییٰ بن سعید القطان (۱۲۰ھ، ۱۹۸ھ) فرماتے ہیں:

''حدیث نہ دیکھو بلکہ سند دیکھو، پھر اگر سند صحیح ہو تو ٹھیک ہے، اور اگر سند صحیح نہ ہو تو حدیث کے دھوکے میں نہ آنا۔''

رسول اللہ ﷺ کی طرف ضعیف یا جھوٹی حدیث منسوب کرنے کی وعید

سیدنا ابی قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا:

((یا ایھا الناس ایاکم وکثرۃ الحدیث عنی من قال علی فلا یقولن الاحقاً او صدقاً فمن قال علی ما لم أقل فلیتبوأ مقعدہ من النار .))

''اے لوگو! (صحابہ کرام) میرے حوالے سے کثرت کے ساتھ حدیث بیان کرنے سے بچو، اور جو میری طرف نسبت کر کے کوئی بات کہے تو وہ صرف صحیح اور حق بات کہے، اس لیے کہ جو شخص میری طرف کسی جھوٹ بات کو منسوب کرے گا، تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔''

جس شخص کو حدیث کی صحت کا علم نہیں اُس کے جھنم میں داخل ہونے کا بیان

امام ابن حبان (۲۷۴ھ، ۳۵۴ھ) نے اپنی کتاب ''صحیح ابن حبان'' میں ایک باب یوں باندھا ہے "فصل ذکر ایجاب دخول النار لمن نسب الشی الی المصطفیٰ ﷺ وھو غیر عالم بصحتہ" اس بات کا ذکر کہ ایسے شخص کا دوزخ میں داخل ہونا لازم ہے جو رسول اللہ ﷺ کی طرف کوئی ایسی چیز منسوب کرے جس کی صحت کا اسے علم نہ ہو۔''

- حرفِ اوّل 9

عیدالاضحیٰ کے صحیح احکام ومسائل

- اسلام میں صرف دوعیدیں ہیں..... 12
- عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت 14
- عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن غسل کرنا 14
- عید کے دن خوبصورت لباس پہننا 15
- عورتوں کا عیدین میں شریک ہونا..... 15
- عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت 16
- یوم عرفہ کی فضیلت 17
- یوم عرفہ کا روزہ رکھنے کی فضیلت 18
- عیدالاضحیٰ کے دن نماز عید کے بعد کھانا سنت ہے..... 18
- عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز عیدگاہ میں ادا کرنا..... 19
- نماز عید کے لیے آتے جاتے راستہ تبدیل کرنا..... 19
- عیدگاہ جاتے ہوئے تکبیرات کہنا 20
- تکبیرات کن دنوں میں کہنی چاہیے؟ 22

- ایام معدودات کون سے دن ہیں؟ 22
- تکبیرات کے الفاظ کا بیان 23
- عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز کا وقت 24
- عیدین کی نماز میں اذان اور اقامت نہیں 25
- عید کی نماز سے پہلے اور بعد میں کوئی نفل نہیں 25
- عیدین کی نماز کے لیے سترہ کا اہتمام کرنا 26
- عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھنا 26
- عید کا خطبہ منبر کے بغیر زمین پر کھڑے ہو کر دینا 27
- عید کا خطبہ سننا ضروری نہیں 28
- نماز عیدین کا طریقہ 29
- نماز عیدین کی قراءت کا بیان 30
- اگر عید، جمعہ کے دن آجائے تو نماز جمعہ چھوڑنے کی رخصت ہے 31

قربانی کے مسائل

- قربانی ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے 34
- قربانی کے سنت ہونے پر دلائل 35
- قربانی کا ارادہ رکھنے والا ذوالحجہ کا چاند طلوع ہونے سے قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے 38
- قربانی کی طاقت نہ رکھنے والا بھی بال اور ناخن وغیرہ نہ کاٹے تو قربانی کا ثواب مل جائے گا 38
- قربانی کے جانوروں کا بیان 39

- قربانی کے جانور کا دوندا ہونا لازم ہے 40
- مسنہ (دو دانت والے) کی عدم دستیابی کی صورت میں بھیڑ کا کھیرا سنت ہے 41
- بکری کے جذعہ (کھیرے) کی قربانی نہیں کی جاسکتی 43
- چار قسم کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں 45
- غیر خصی (انڈل) جانور کی قربانی سنت ہے 48
- بھینس کی قربانی قرآن وسنت سے ثابت نہیں 52
- حاملہ جانور کی قربانی کرنا 55
- تمام گھر والوں کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کرنا 55
- ایک شخص کا دو جانور ذبح کرنا 56
- اونٹ کی قربانی میں دس افراد کا شریک ہونا 56
- گائے کی قربانی میں سات افراد کا شریک ہونا 57
- قربانی کا افضل دن دس ذوالحجہ ہے 58
- قربانی کا وقت 58
- نماز عید سے قبل قربانی کرنے والے کی قربانی نہیں ہوگی 58
- قربانی کا جانور نماز عیدالاضحیٰ پڑھنے کے بعد ذبح کرنا چاہیے 59
- قربانی کے لیے چھری خوب تیز کرنا 60
- جانور کے سامنے چھری تیز کرنے کی ممانعت 61
- اونٹ کے علاوہ قربانی کے جانوروں کو لٹا کر ذبح کرنا 61
- اونٹ کو نحر کرنے کا بیان 62
- جانور خود ذبح کرنے کا بیان 63
- ذبح کرتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر پڑھنے کا بیان 63

- عورت قربانی خود ذبح کرسکتی ہے 64
- عیدگاہ میں قربانی کا جانور ذبح کرنا 64
- قربانی کے گوشت کا مصرف 64
- قربانی کی کھالوں کا مصرف 65
- قربانی کے تین دن ہیں 65
- اَیام تشریق کا بیان 67
- عقیقہ کے مسائل 68
- نومولود کو گڑھتی دینا 68
- جو شخص استطاعت رکھتا ہے وہ عقیقہ ضرور کرے 69
- عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرنا 70
- جو عقیقہ نہ کرسکے جب استطاعت ہو عقیقہ ضرور کرے 70
- عیدالاضحیٰ کے ضعیف احکام ومسائل 72
- مصنف کی دیگر کتب 95

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ اوّل

ان الحمد للّٰہ نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ باللّٰه من شرور أنفسنا ومن سيأت أعمالنا من يهدى اللّٰه فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له وأشهد أن لا اله الا اللّٰه وحده لاشريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله . أما بعد:

قربانی ایک عظیم سنت ہے اور اللہ کی رضا وخوشنودی کا ذریعہ ہے جسے ہر مومن عیدالاضحیٰ کی نماز کے بعد پہلے دن یا اس کے بعد دو دنوں میں بھیمة الانعام مثلاً بھیڑ (نر اور مادہ)، بکری (نر اور مادہ)، اونٹ (نر اور مادہ)، گائے (نر اور مادہ)، میں سے کسی جانور کو شرعی طریقے پر بطور قربانی ذبح کرنا ہے چونکہ قربانی کا مقصد اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا اور نبی ﷺ کی سنت پر عمل پیرا ہونا ہے لہٰذا قربانی کرنے والے کے لیے دو چیزوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

1:.....قربانی کرنے والے کا صحیح العقیدہ مسلم ومتبع قرآن وسنت ہونا اور کفر وشرک و بدعات سے صاف ہونا ضروری ہے کیونکہ جس کا عقیدہ خراب ہے یعنی وہ کفر وشرک میں مبتلا ہے تو اس کا قرآن وسنت کی روشنی میں کوئی عمل بھی قبول نہیں ہے بلکہ اس کے سارے اعمال ضائع اور برباد ہیں مگر یہ کہ اللہ اسے مرنے سے پہلے کفر وشرک سے توبہ کرنے کی توفیق دے دیں۔

2:..... اس کا ہر عمل دین کے معاملے میں سنت کے مطابق ہو کیونکہ اگر اس کا کوئی عمل سنت کے مطابق نہیں تو وہ غیر سنت عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول نہیں ہے جیسا کہ حدیث

مبارکہ میں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَحْدَثَ فِی أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ .)) ❶

''جس نے ہمارے حکم (دین) میں ایسی بات نکالی جو اس میں موجود نہیں تو وہ مردود ہے۔''

لہٰذا دین کے ہر معاملے میں صحیح ثابت شدہ سنت پر عمل کرنے میں ہی کامیابی ہے اسی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے راقم الحروف نے اللہ تعالیٰ کی توفیق سے یہ کتاب ''عیدالاضحیٰ کے صحیح احکام ومسائل'' لکھی ہے۔

عیدالاضحیٰ کے موضوع پر مارکیٹ میں بے شمار کتب دستیاب ہیں لیکن ان تمام کتب میں ضعیف اور من گھڑت روایات کی بھرمار ہے۔

راقم نے اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا، پہلا حصہ ''عیدالاضحیٰ کے صحیح احکام و مسائل'' پر مشتمل ہے، جس میں صرف صحیح یا حسن احادیث کو درج کیا ہے اور دوسرا حصہ ''عیدالاضحیٰ کے ضعیف احکام و مسائل'' پر مشتمل ہے، جس میں ضعیف، سخت ضعیف اور موضوع (جھوٹی) روایات کو درج کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ یہ کتاب عوام الناس کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگی۔ ان شاء اللہ

راقم اپنے ادارے کے تمام افراد کا تہہ دل سے مشکور ہے، جن کی کوشش اور تعاون سے لوگوں تک دین اسلام کے تمام صحیح مسائل پہنچ رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی کوشش و تعاون اور میری محنت کو قبول فرمائے۔ (آمین)

ادارے کے ان افراد میں سرفہرست زبیر جاوید، شیخ علی سعید، ڈاکٹر عدنان قیصر ملک، ڈاکٹر کاشف طور، محمد عمران نصیر، محمد زبیر (ثانی)، سلیم احمد کھوکھر، حافظ عبدالمنان، محمد عبدالغنی، محمد صدیق، حافظ مطیع الرحمٰن، محمد رب نواز، نذر الرحمٰن، مولانا عمران بن سلیم، مولانا رانا محمد شفیق،

❶ صحيح بخاری : 2697 .

محمد امتیاز، محمد اشتیاق (سعودی عرب)، محمد تنزیل (سعودی عرب)، امیر افضل، محمد ساجد، محمد ارسلان، محمد ندیم، محمد عثمان بن انور، محمد حنظلہ، محمد فصیح، محمد امیر حمزہ، وغیرہم شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ادارے کے تمام احباب و دوستوں کو دنیا اور آخرت میں کامیابی عطا فرمائے اور ان کے علم، عمل، عمر اور رزق میں برکت عطا فرمائے اور راقم کی اس کاوش کو قبول فرما کر میرے تمام دوستوں، میرے اہل وعیال اور میرے لیے آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو زندہ رکھے تو دین اسلام پر اور موت دے تو شہادت کی۔ (آمین)

خادم قرآن وسنت

ابو محمد خرم شہزاد

۱۴ ذیقعدہ 1439ھ

28 جولائی بروز ہفتہ 2018ء

0313-4596872

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیدالاضحیٰ کے صحیح احکام ومسائل

اسلام میں صرف دوعیدیں ہیں

اسلام میں صرف دوعیدیں ہیں، ''عید الفطر اور عید الاضحیٰ''، ''عیدین'' لفظ ''عید'' کا تثنیہ ہے جو باب عَادَ يَعُوْدُ سے مشتق ہے، عید کے لفظی معنی دوبارہ آنے کے ہیں یعنی اس کا معنی بار بار لوٹ کر آنے والا دن مراد ہے کیونکہ یہ دن بار بار خوشی لے کر لوٹتے ہیں، اس کی جمع "أعياد" آتی ہے۔ ❶

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا هَذَانِ الْيَوْمَانِ؟ قَالُوْا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ أَبْدَلَكُمْ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ)) ❷

''رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے اور ان (مدینہ والوں) کے لیے (سال میں) دو دن تھے، جن میں وہ کھیلتے کودتے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ دو دن کیا ہیں؟ انہوں نے کہا: ہم جاہلیت میں ان دو دنوں میں کھیلتے کودتے تھے، رسول

---

❶ القاموس الوحيد : 1139/2۔ والمعجم الوسيط : ص 789 والمنجد، ص 690 .

❷ مسند أحمد : 250/3، ح : 13629، إسناده صحيح .

اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے ان کے بدلے میں تمہیں ان سے بہتر دو دن عطا فرمائے ہیں۔ ایک عیدالفطر کا دن اور دوسرا عیدالاضحیٰ کا دن۔''

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ مِنْ جَوَارِي الْأَنْصَارِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثَ ..... فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا)) ❶

''سیدنا أبوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے (میرے گھر) اور میرے پاس انصار قبیلہ کی دولڑکیاں بہادری کے وہ اشعار پڑھ رہی تھیں جو انصار نے بعاث کی جنگ کے موقع پر کہے تھے..... سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے گھر میں یہ شیطانی مزامیر اور یہ عید کا دن تھا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے أبوبکر! بے شک ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج یہ ہماری عید ہے۔''

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((النبی ﷺ قَالَ: أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ)) ❷

''نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے یوم الاضحیٰ کو عید منانے کا حکم دیا گیا ہے، جسے اللہ عزوجل نے اس امت کے لیے عید قرار دیا ہے۔''

---

❶ صحيح بخاری : 952۔ وصحيح مسلم : 892 .

❷ مسند أحمد : 169/2، وسنن نسائی : 4370، إسناده صحيح .

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ))❶

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔''

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن غسل کرنا

تابعی زاذان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَلِيًّا عَنِ الْغُسْلِ؟ فَقَالَ: الْغُسْلُ يَوْمَ الْأَضحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ))❷

''ایک شخص نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے غسل کے بارے میں سوال کیا: آپ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے دن غسل ہے۔''

تابعی نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

"ابْنَ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَغْتَسِلُ لِلْعِيْدَيْنِ"❸

''بے شک سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، عیدین (عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ) کا غسل کرتے تھے۔''

---

❶ صحيح بخاری : 1991۔ وصحيح مسلم : 827 .

❷ مصنف ابن أبي شيبة : 5822، إسناده صحيح .

❸ مصنف ابن أبي شيبة : 5823، إسناده صحيح .

عید کے دن خوبصورت لباس پہننا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَخَذَ عُمَرُ جُبَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَخَذَهَا فَأَتَى رَسُولَ اللّٰه ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَعْ هَذِهِ تَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَالْوُفُودِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ)) ❶

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک موٹے ریشمی کپڑے کا جبہ لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جو بازار میں بک رہا تھا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ اسے خرید لیجئے اور عید اور وفود کے لیے اس کے زریعے زینت اختیار کیجئے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو ان لوگوں کا لباس ہے جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں۔''

عورتوں کا عیدین میں شریک ہونا

ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((أُمِرْنَا أَنْ نُخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَدَعْوَتَهُمْ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ قَالَتِ امْرَأَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا)) ❷

❶ صحيح بخاری : 948۔ وصحيح مسلم : 2068 .

❷ صحيح بخاری : 351۔ وصحيح مسلم : 890 .

''ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم عیدین (عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ) کے روز حائضہ اور پردہ نشین عورتوں کو بھی لے کر آئیں، تاکہ وہ مسلمانوں کی جماعت (نماز) اور دعوۃ (وعظ ونصیحت) میں شریک ہوں، لیکن حیض والی عورتیں جائے نماز سے دور رہیں (یعنی نماز ادا نہ کریں) ایک عورت نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ والی اسے اپنی چادر میں شریک کار بنالے۔''

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت

سورہ فجر کے آغاز میں اللہ تعالیٰ نے اس عشرے کی راتوں کی قسم اٹھائی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝ ﴾

(الفجر : 1 تا 4)

''صبح کی قسم اور (ذی الحجہ کی) دس راتوں کی قسم اور جفت اور طاق کی قسم اور رات کی جب وہ گزرنے لگے۔''

درج بالا سورہ فجر میں اللہ تعالیٰ کا (ذی الحجہ) کی اول دس راتوں کی قسم اٹھانے کا کیا ثبوت ہے کہ واقعی اس سے مراد ذی الحجہ کی اول دس راتیں ہیں، تو اس کے ثبوت کے لیے دلیل پیش خدمت ہے:

مفسر قرآن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے (سورہ فجر کی اس آیت میں) جن دس راتوں کی قسم اٹھائی ہے، یہ ذی الحجہ کی اول عشرہ کی دس راتیں ہیں (یعنی یکم ذوالحجہ سے لے کر دس ذوالحجہ تک کی راتیں ہیں)[1]

[1] تفسیر طبری : 396/24، إسناده صحیح .

کتنا بابرکت عشرہ ہے، جن کی راتوں کی اللہ تعالیٰ نے قسم اٹھائی ہے، علاوہ ازیں ان مبارک دنوں کی فضیلت کے متعلق حدیث ملاحظہ فرمائیں:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ الْعَشْرِ أَفْضَلَ مِنَ الْعَمَلِ فِي هَذِهِ قَالُوا: وَلَا الْجِهَادُ قَالَ: وَلَا الْجِهَادُ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ .)) ❶

''نبی ﷺ نے فرمایا: (ذی الحجہ) کے لیے دس دنوں سے بڑھ کر کسی دن کا عمل افضل نہیں، لوگوں نے عرض کیا، کیا جہاد بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہاد بھی نہیں، مگر وہ شخص جو اپنی جان اور مال کے ساتھ نکلے اور کچھ بھی واپس نہ آئے۔''

یوم عرفہ کی فضیلت

عرفہ کے دن اسلام مکمل ہوا، یعنی یہ تکمیل دین کا دن ہے۔ ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((قَالَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمْ الْمَلَآئِكَةَ فَيَقُولُ مَا أَرَادَ هٰؤُلَآءِ)) ❸

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرفہ کے علاوہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ کثرت سے بندوں کو آگ سے آزاد کرتا ہے، اس دن اللہ تعالیٰ (اپنے بندوں

❶ صحیح بخاری: 969.

❷ صحیح بخاری: 45۔ وصحیح مسلم: 3017.

❸ صحیح مسلم: 1348.

کے) بہت قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان (بندوں) کی وجہ سے فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں۔''

یوم عرفہ کا روزہ رکھنے کی فضیلت

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِرَ السُّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسُّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ)) ❶

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوم عرفہ (9 ذوالحجہ) کے روزہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ (اس کے ذریعہ) گزشتہ ایک سال اور آنے والے ایک سال کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔''

عیدالاضحیٰ کے دن نماز عید کے بعد کھانا سنت ہے

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ)) ❷

''نبی ﷺ عید الفطر کے روز اس وقت تک نہ نکلتے جب تک کھا نہ لیتے اور عید الاضحیٰ کے روز اس وقت تک نہ کھاتے جب تک نماز (عید) نہ پڑھ لیتے۔''

---

❶ صحيح مسلم : 1162 .

❷ سنن ترمذی : 542، إسناده صحيح .

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز عیدگاہ میں ادا کرنا

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ)) ❶

''نبی ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن (نماز عید پڑھانے کے لیے) عیدگاہ کی طرف جاتے، تو سب سے پہلے نماز کا آغاز کرتے تھے۔''

نماز عید کے لیے آتے جاتے راستہ تبدیل کرنا

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ)) ❷

''جب عید کا دن ہوتا، تو نبی ﷺ (عیدگاہ آتے جاتے) راستہ تبدیل کیا کرتے تھے۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ)) ❸

---

❶ صحيح بخاری : 956۔ وصحيح مسلم : 889 .

❷ صحيح بخاری : 986 .

❸ سنن ترمذی : 541، إسناده صحيح .

''جب نبی ﷺ نماز عید کے لیے تشریف لے جاتے تو آپ ﷺ ایک راستے سے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس آتے تھے۔''

عیدگاہ جاتے ہوئے تکبیرات کہنا

تابعی شعبہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((كُنْتُ أَقُوْدُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ الْعِيْدِ فَيَسْمَعُ النَّاسِ يُكَبِّرُوْنَ، فَقَالَ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ قُلْتُ: يُكَبِّرُوْنَ، قَالَ يُكَبِّرُوْنَ؟ قَالَ: يُكَبِّرُ الْإِمَامُ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ أَمَجَانِيْنُ النَّاسِ.)) [1]

''میں، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو عید کے دن (عید گاہ) لے کر جا رہا تھا، تو انہوں نے لوگوں کو تکبیرات کہتے ہوئے سنا تو فرمایا؛ لوگوں کو کیا ہوا؟ میں نے عرض کی، (لوگ) تکبیرات کہہ رہے ہیں، انہوں (ابن عباس رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تکبیرات کیوں کہہ رہے ہیں؟ کیا امام بھی تکبیرات کہہ رہا ہے؟ میں نے عرض کی، نہیں، اس پر (ابن عباس رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: کیا یہ پاگل لوگ ہیں؟''

تنبیہ :.....اس روایت میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے لوگوں کا تکبیرات کہنے کو معیوب نہیں سمجھا، بلکہ امام کی موجودگی میں امام کی خاموشی پر لوگوں کا تکبیرات کے کہنے کو معیوب قرار دیا ہے، جیسا کہ اگلی روایت میں وضاحت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے لوگوں کا تکبیرات کو ترک کرنے پر تعجب کا اظہار کیا اور اسے گناہ سمجھا، بلکہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ تکبیرات کہنا، سنت ہے۔ وہ روایت پیش خدمت ہے۔

ثقہ تابعی عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

---

[1] مصنف ابن أبي شيبة : 5676، إسناده حسن .

((ابْنَ عَبَّاسٍ ، يَقُولُ: عَجَبًا لِتَرْكِ النَّاسِ هَذَا الْإِهْلَالَ ، وَلِتَكْبِيرِهِمْ مَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ التَّكْبِيرَةُ حَسَنًا وَلَكِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي الْإِنْسَانَ مِنْ قِبَلِ الْإِثْمِ ، فَإِذَا عُصِمَ مِنْهُ جَاءَهُ مِنْ نَحْوِ الْبِرِّ لِيَدَعَ سُنَّةً وَلِيَبْتَدِعَ بِدْعَةً .))❶

''سیدنا عبدا للہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لوگوں کا تکبیر اور تلبیہ کہنے کو ترک کرنا باعث تعجب ہے، میں تو یہی چاہتا ہوں کہ تکبیر اچھی ہے، شیطان گناہ کی طرف سے انسان پر حملہ کرتا ہے، پس جب وہ اس سے بچ جاتا ہے تو وہ نیکی کی طرف سے اس پر حملہ کرتا ہے، تاکہ وہ سنت کو چھوڑ کر بدعت کا ارتکاب کرلے۔''

ثقہ تابعی امام محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن شہاب الزہری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ النَّاسُ يُكَبِّرُوْنَ فِي الْعِيْدِ ، حِيْنَ يَخْرُجُوْنَ مِنْ مَنَازِلِهِمْ حَتَّى يَأْتُوْا الْمُصَلَّى ، وَحَتَّى يَخْرُجَ الْإِمَامُ ، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ سَكَتُوا فَإِذَا كَبَّرَ كَبَّرُوْا))❷

''لوگ عید کے دن اپنے گھروں سے نکلتے وقت تکبیرات کہنا شروع کرتے، حتی کہ وہ (لوگ) عید گاہ میں پہنچ جاتے اور حتی کہ امام بھی عید گاہ پہنچ جاتا، پس جب امام (عید گاہ میں) آجاتا، تو لوگ خاموش ہو جاتے، پھر جب امام تکبیر کہتا تو لوگ بھی تکبیر کہتے۔''

---

❶ مسند إسحاق بن راهويه : 482، إسناده صحيح۔ امام ابن جریج کی عطاء بن ابی رباح سے "عن" والی روایت سماع پر محمول ہوتی ہے۔(التاريخ الكبير لابن أبي خيثمة : ص 152، 157 وسنده صحيح)

❷ مصنف ابن أبي شيبة : 5675، إسناده صحيح .

تکبیرات کن دنوں میں کہنی چاہیے؟

ثقہ تابعی عمرو بن دینار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مسجد میں سنا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ (عرفہ کے دن نماز فجر کے بعد) مسجد میں دن کے شروع میں اور بعد میں تکبیرات کہا کرتے تھے اور انہوں (سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ) نے اس (تکبیرات کہنے کی دلیل) کے لیے ذکر کیا کہ (اللہ تعالیٰ) نے فرمایا:

﴿ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ﴾ (البقرہ : 203)

''اور اللہ کا ذکر (تکبیرات) ایام معدودات (چند گنے ہوئے دنوں) میں کرو۔'' ❶

ایام معدودات کون سے دن ہیں؟

تابعی شقیق بن سلمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((عَلِيٌّ ، أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ ، وَيُكَبِّرُ بَعْدَ الْعَصْرِ)) ❷

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ عرفہ (9 ذوالحجہ) کے دن فجر کی نماز کے بعد سے لے کر تشریق کے آخری دن (13 ذوالحجہ) کی نماز عصر تک تکبیرات کہا کرتے تھے اور عصر کے بعد (بھی) تکبیرات کہا کرتے تھے۔''

تابعی عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ كَانُ يُكَبِّرُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى

---

❶ تفسير ابن أبي حاتم : 50/2، ح : 1928، إسناده صحيح .

❷ مصنف ابن أبي شيبة : 5677، إسناده صحيح .

آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ لَا يُكَبِّرُ فِيْ الْمَغْرِبِ .))❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ عرفہ (9 ذوالحجہ) کے دن فجر کی نماز سے لے کر تشریق کے آخری دن (13 ذوالحجہ) تک تکبیرات کہا کرتے تھے۔ (یعنی نماز مغرب سے پہلے تک) ،نماز مغرب میں تکبیرات نہیں کہتے تھے۔

ان دونوں روایات سے معلوم ہوا کہ ایام معدودات 9 ذوالحجہ کی صبح سے لے کر 13 ذوالحجہ کی نماز مغرب سے پہلے تک ہے، لہٰذا ان دنوں میں تکبیرات کہنی چاہیے، (یعنی 9، 10، 11، 12، 13 ذوالحجہ تک)

تکبیرات کے الفاظ کا بیان

مفسر قرآن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ان الفاظ میں تکبیرات کہتے:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَأَجَلُّ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ))❷

''اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا، اللہ سب سے بڑا ہے، بہت بڑا، اللہ سب سے بڑا ہے، سب سے زیادہ صاحب جلال ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے ساری تعریف ہے۔''

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ان الفاظ میں تکبیرات کہتے تھے:

((اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا))❸

---

❶ مصنف ابن أبي شيبة : 5692، إسناده صحيح .

❷ مصنف ابن أبي شيبة: 5692، 5701- إسناده صحيح .

❸ السنن الكبرىٰ للبيهقي : 316/3، إسناده حسن .

عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کی نماز کا وقت

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى))❶

''نبی ﷺ (عید کے روز) صبح سویرے عیدگاہ کی طرف جاتے تھے۔''

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((الـنَّبِـيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ))❷

''نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک ہم اپنے اس (عید کے) دن کی ابتدا نماز سے کریں گے۔''

تابعی یزید بن خمیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((خَـرَجَ عَبْـدُ اللّٰهِ بْنُ بُسْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فِـي يَوْمِ عِيدِ فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى فَأَنْكَرَ إِبْطَاءَ الْإِمَامِ فَقَالَ: إِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَغْنَا سَاعَتَنَا هَذِهِ وَذَلِكَ حِينَ التَّسْبِيحِ))❸

''صحابی رسول سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کے دن نکلے، تو امام کے دیر کرنے پر ناراضگی کا اظہار کیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (رسول اللہ ﷺ کے دور میں) اس وقت تو ہم نماز پڑھ کر فارغ ہو جایا کرتے تھے اور وہ نفل نماز (سورج طلوع ہونے کے 20 منٹ بعد) کا وقت تھا۔''

---

❶ صحيح بخاری : 973 .

❷ صحيح بخاری : 951 .

❸ سنن أبي داؤد : 1135۔ إسناده صحيح .

تابعی نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي الصُّبْحَ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ يَغْدُوْ كَمَا هُوَ إِلَى الْمُصَلَّى))❶

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز مسجد نبوی میں ادا کرتے، پھر صبح سویرے اسی حالت میں عیدگاہ کی طرف روانہ ہو جاتے۔''

عیدین کی نماز میں اذان اور اقامت نہیں

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ))❷

''میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کی نماز کئی مرتبہ پڑھی جن میں اذان اور اقامت نہیں تھی۔''

عید کی نماز سے پہلے اور بعد میں کوئی نفل نہیں

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا))❸

---

❶ مصنف ابن ابي شيبة : 5656، إسناده صحيح .

❷ صحيح مسلم : 887 .

❸ صحيح بخاری : 989۔ وصحيح مسلم : 884 .

''بے شک نبی ﷺ عید الفطر کے دن نکلے اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھائی اور اس سے پہلے یا بعد میں کوئی (نفل) نماز نہیں پڑھی۔''

عیدین کی نماز کے لیے سترہ کا اہتمام کرنا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ تُرْكَزُ الْحَرْبَةُ قُدَّامَهُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ ثُمَّ يُصَلِّي .)) ❶

''بے شک عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نبی ﷺ کے سامنے نیزہ نصب کیا جاتا، پھر (اس کی آڑ میں) نماز پڑھتے تھے۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُصَلِّ إِلَّا إِلَى سُتْرَةٍ)) ❷

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سترہ کے بغیر نماز نہ پڑھو۔''

عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھنا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رضی اللہ عنہما يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ .)) ❸

---

❶ صحيح بخاری : 972 .

❷ صحيح ابن خزيمة : 800، إسناده صحيح .

❸ صحيح بخاری : 963۔ وصحيح مسلم : 888 .

''رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔''

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَامَ النَّبِیّ ﷺ یَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰی فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ ثُمَّ خَطَبَ .)) ❶

''نبی ﷺ عید الفطر کے دن کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے نماز (عید) پڑھی، آپ ﷺ نے نماز (عید) سے آغاز کیا، پھر خطبہ دیا۔''

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِی بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رضی اللہ عنہم فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ .)) ❷

''میں رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ (نماز) عید میں حاضر ہوا، یہ سب لوگ خطبہ (عید) سے پہلے نماز پڑھا کرتے تھے۔''

عید کا خطبہ منبر کے بغیر زمین پر کھڑے ہو کر دینا

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ، وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ، فَيَعِظُهُمْ، وَيُوصِيهِمْ، وَيَأْمُرُهُمْ فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ

❶ صحیح بخاری : 978۔ وصحیح مسلم : 885 .

❷ صحیح بخاری : 962۔ وصحیح مسلم : 884 .

بِهِ ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ ، فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ ، فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلَّى ، إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ .)) ❶

''رسول اللہ ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لے جاتے اور اول چیز جس کا آغاز فرماتے وہ نماز ہوتی، پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کے سامنے کھڑے ہو کر وعظ ونصیحت (خطبہ) فرماتے، لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے اور حکم دیتے، اگر کوئی لشکر روانہ کرنا ہوتا تو اسے روانہ فرماتے یا کسی چیز کے بارے میں حکم دینا ہوتا تو آپ ﷺ اس کے متعلق حکم فرماتے، پھر آپ ﷺ تشریف لے جاتے، لوگ برابر اسی معاملے (یعنی سنت) پر قائم رہے، حتی کہ میں (سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ) امیر مدینہ مروان کے ساتھ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کی نماز کے لیے نکلا، اور ہم جب عید گاہ پہنچے، وہاں (مٹی اور اینٹوں کا) منبر تھا، جسے کثیر بن صلت نے بنایا تھا۔''

عید کا خطبہ سننا ضروری نہیں

سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْعِيدَ ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ ، قَالَ: إِنَّا نَخْطُبُ ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَجْلِسَ لِلْخُطْبَةِ فَلْيَجْلِسْ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَذْهَبَ فَلْيَذْهَبْ)) ❷

---

❶ صحيح بخاری: 956۔ وصحيح مسلم : 889 .

❷ سنن أبي داؤد : 1155 ، إسناده صحيح۔ ابن جریج کی عطاء بن ابی رباح سے ''عن'' والی روایت سماع پر محمول ہوتی ہے جیسا کہ دلیل گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے۔

''میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید میں حاضر ہوا، تو جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: بے شک ہم خطبہ دیں گے، جو خطبہ سننے کے لیے بیٹھنا چاہے، وہ بیٹھ جائے اور جو جانا چاہتا ہے، وہ چلا جائے۔''

تنبیہ :.....نماز عید کا صرف ایک خطبہ ہے اور دو خطبے دینا کسی بھی صحیح حدیث سے ثابت نہیں، نیز خطبہ عید کو جمعہ کے خطبوں پر قیاس کرنا بھی کسی طور پر درست نہیں کیونکہ عبادات میں قیاس کا دخل نہیں۔

نماز عیدین کا طریقہ

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ: التَّكْبِيرُ فِي الْفِطْرِ سَبْعٌ فِي الْأُولَى وَخَمْسٌ فِي الْآخِرَةِ وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا .)) [1]

''اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: عید الفطر کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہی جائیں اور قرأت ان دونوں رکعتوں کی (تکبیرات) کے بعد ہے۔''

تابعی نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((شَهِدْتُ الْأَضْحَى وَالْفِطْرَ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَكَبَّرَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، وَفِي الْآخِرَةِ، خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ .)) [2]

''میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید الفطر اور عید الاضحیٰ (کی نماز) میں حاضر ہوا،

---

[1] سنن أبي داؤد: 1151، إسناده صحيح .

[2] موطا مالك: 497، إسناده صحيح .

انہوں (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔''

تابعی نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہ التَّكْبِيرُ فِي الْعِيدَيْنِ سَبْعٌ وَخَمْسٌ .)) ❶

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عیدین (عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی پہلی رکعت) میں سات تکبیریں اور (دوسری رکعت) میں پانچ تکبیریں ہیں۔''

ثابت بن قیس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((صَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْفِطْرَ ، فَكَبَّرَ فِي الْأُولَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ ، وَفِي الثَّانِيَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ .)) ❷

''میں نے (ثانی عمر خلیفہ) عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کے پیچھے عید الفطر کی نماز پڑھی، آپ (عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ) نے پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔''

نماز عیدین کی قراءت کا بیان

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ ، وَفِي الْجُمُعَةِ: بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ: وَإِذَا اجْتَمَعَ

---

❶ مصنف ابن أبي شيبه : 5770۔ إسناده صحيح .

❷ مصنف ابن أبي شيبة : 5772، إسناده صحيح .

الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ يَقْرَأ بِهِمَا أَيْضًا فِي الصَّلٰوتَيْنِ)) ❶

''رسول اللہ ﷺ (نماز) عیدین اور (نماز) جمعہ میں ''سورۃ الاعلیٰ'' اور ''سورۃ الغاشیہ'' پڑھا کرتے تھے اور جب عید اور جمعہ ایک دن جمع ہوتے تو دونوں نمازوں میں یہی دونوں سورتیں تلاوت فرماتے۔''

تابعی عبیداللہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ ، مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ ، فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا بِقٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ)) ❷

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں کون سی سورتیں تلاوت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ (نماز عیدین) میں ''سورۃ ق'' اور ''سورۃ القمر'' تلاوت کیا کرتے تھے۔''

اگر عید، جمعہ کے دن آ جائے تو نماز جمعہ چھوڑنے کی رخصت ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((اجْتَمَعَ عِيدَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اجْتَمَعَ فِيْ يَوْمِكُمْ هٰذَا عِيْدَانِ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَجْزَأَهُ مِنَ الْجُمُعَةِ وَاِنَّا مُجَمِّعُوْنَ إِنْ شَاءَ اللّٰهَ .)) ❸

---

❶ صحيح مسلم : 878 .

❷ صحيح مسلم : 891 .

❸ مسند البزار : 479/2، ح 8996، والسنن الكبرى للبيهقي : 318/3، إسناده حسن .

''رسول اللہ ﷺ کے دور میں ایک دن میں دوعیدیں (جمعہ اورعید) جمع ہو گئیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے آج کے اس دن میں دوعیدیں (جمعہ اورعید) جمع ہوگئیں ہیں، پس جوشخص پسند کرے تو اسے یہ عید میں شامل ہونا، جمعہ سے کافی ہوگا، (یعنی اگر چاہے تو جمعہ نہ پڑھے) اور بے شک ہم ان شاءاللہ جمعہ پڑھیں گے۔''

ثقہ تابعی ابوعبید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

"ثُمَّ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رضی اللہ عنہ، وكَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ هَذَا يَوْمٌ قَدِ اجْتَمَعَ لَكُمْ فِيهِ عِيدَانِ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْتَظِرَ الْجُمُعَةَ مِنْ أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيَنْتَظِرْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْجِعَ فَقَدْ أَذِنْتُ لَهُ.)) [1]

''پھر میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی نماز میں شریک ہوا اور وہ جمعہ کا دن تھا، پس انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز (عید) پڑھی، پھر خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! بے شک اس دن دوعیدیں جمع ہوگئی ہیں (جمعہ اورعید) پس اطراف کے رہنے والوں میں سے جو انتظار پسند کرے وہ انتظار کرے اور جو واپس جانا چاہیے (نمازعید کے بعد ہی)، تحقیق میں اسے اجازت دیتا ہوں۔''

---

[1] صحیح بخاری: 5571.

قربانی کے مسائل

اردو کا لفظ قربانی قربان سے مشتق ہے اور لغوی اعتبار سے قربان سے مراد ''ہر وہ چیز ہے جس سے اللہ کا تقرب حاصل کیا جائے، ذبیحہ ہو یا کچھ اور۔'' [1]

قربانی کے بارے میں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ ﴾ (الحج : 34)

''اور ہم نے ہر امت کے لیے ایک قربانی مقرر کی ہے، تاکہ وہ ان پالتو چوپاؤں پر اللہ کا نام ذکر کریں۔''

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ ﴾ (الکوثر : 2)

''پس تو اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔''

اور سورۃ الانعام میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ﴾

(الانعام : 162)

''کہہ دے بے شک میری نماز اور میری قربانی اور زندگی اور میری موت اللہ کے لیے ہے، جو جہانوں کا رب ہے۔''

---

[1] مصباح اللغات، ص 668.

قربانی ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے

﴿قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۭ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۡ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۚ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰۗؤُا الْمُبِيْنُ ۝ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۝ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ۖ﴾ (الصافات : 102 تا 108)

''اس (ابراہیم علیہ السلام) نے کہا، اے میرے چھوٹے بیٹے! بلاشبہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، تو دیکھ تو کیا خیال کرتا ہے؟ اس (اسماعیل علیہ السلام) نے کہا، اے میرے باپ! تجھے جو حکم دیا جا رہا ہے کر گزر، اگر اللہ نے چاہا تو تو ضرور مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائے گا، تو جب دونوں نے حکم مان لیا اور اس (ابراہیم علیہ السلام) نے اسے (اسماعیل علیہ السلام کو) پیشانی کی ایک جانب پر گرا دیا اور ہم نے اسے آواز دی کہ اے ابراہیم یقیناً تو نے خواب سچا کر دکھایا، بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو اسی طرح جزا دیتے ہیں، بے شک یہی تو یقیناً کھلی آزمائش ہے اور ہم نے اس فدیے میں ایک بہت بڑا ذبیحہ دیا اور پیچھے آنے والوں میں اس کے لیے یہ بات چھوڑ دی۔''

اس بات کی دلیل کہ ذبیح اسماعیل علیہ السلام ہی تھے، پیش خدمت ہے:

((وَثُمَّ تَلَّهُ لِلْجَبِيْنِ وَعَلَى إِسْمَاعِيْلَ قَمِيْصٌ أَبْيَضُ ، وَقَالَ: يَا أَبْتِ ، إِنَّهُ لَيْسَ لِي ثَوْبٌ تَكْفُنُنِيْ فِيْهِ غَيْرُهُ ، فَاخْلَعْهُ حَتَّى تكنني فِيْهِ ، فَعَالَجَهُ لِيَخْلَعَهُ ، فَنُوْدِيَ مِنْ خَلْفِهِ ﴿اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ﴾ (الصافات : 105) فَالْتَفَتَ إِبْرَاهِيمُ، فَإِذَا هُوَ بِكَبْشٍ أَبْيَضَ أَقْرَنَ أَعْيَنَ)) ❶

''اور پھر (ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل علیہ السلام کو) پیشانی کی ایک جانب لٹا دیا اور اسماعیل علیہ السلام کے جسم پر سفید قمیص تھی، انہوں (اسماعیل علیہ السلام) نے کہا: اے ابا جان! میرے پاس اس (قمیص) کے سوا کوئی کپڑا نہیں جس میں مجھے کفن دے سکیں، اسے اتار لیں، تاکہ مجھے اس میں کفن دے سکیں، وہ (ابراہیم علیہ السلام) قمیص اتارنے لگے تو انہیں پچھلی طرف سے آواز دی گئی: اے ابراہیم! بے شک تو نے خواب سچا کر دکھایا، ابراہیم علیہ السلام نے مڑ کر دیکھا، تو اچانک سفید سینگوں والا مینڈھا موجود تھا۔''

قربانی کے سنت ہونے پر دلائل

پہلی دلیل:.....سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((النبی ﷺ قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحَجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ.)) ❷

''نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے، تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔''

اس حدیث میں یہ الفاظ "اراد احدکم أن یضحی" تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے، اس بات کی دلیل ہے کہ قربانی سنت ہے فرض یا واجب نہیں۔

---

❶ مسند أحمد : 297/1، 298۔ والمعجم الكبير للطبرانی : 10480، إسناده صحيح .

❷ صحيح مسلم : 1977 .

دوسری دلیل:.....سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ .)) ❶

''نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز (عید) سے پہلے (قربانی) ذبح کی، اس نے اپنی ذات کے لیے (جانور) ذبح کیا اور جس نے نماز (عید) کے بعد (قربانی) ذبح کی، یقیناً اس کی قربانی پوری ہوئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پالیا۔''

تیسری دلیل:.....سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، مَنْ فَعَلَهُ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا .)) ❷

''ہم اپنے اس (عیدالاضحیٰ کے) دن کی ابتدا نماز سے کریں گے، پھر واپس آکر قربانی ذبح کریں گے۔ جس نے ہماری طرح کیا۔ تحقیق اس نے ہماری سنت کو پالیا۔''

اب محدثین کے اقوال پیش خدمت ہیں۔

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الضحية سنة وليست بواجبة ولا أحب لاحد ممن قوى على ثمنها ان تركها" ❸

''قربانی سنت ہے، واجب نہیں ہے اور جو شخص قربانی کی استطاعت رکھے، تو

---

❶ صحيح بخاری : 5546 .

❷ صحيح بخاری : 5545۔ وصحيح مسلم : 1961 .

❸ موطا مالك : تحت الحديث : 1073 .

میں پسند نہیں کرتا کہ وہ اسے ترک کرے۔''

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"الضحايا سنة لا أحب تركها"❶

''قربانی کرنا سنت ہے، میں اسے ترک کرنا پسند نہیں کرتا۔''

امام المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ نے ''صحیح بخاری'' میں باب باندھا ہے:

"سنة الأضحية"❷

''قربانی کرنا سنت ہے۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''سنن ترمذی'' میں باب باندھا ہے:

"الدليل على أن الأضحية سنة"

''اس بات کی دلیل کہ قربانی کرنا سنت ہے۔''

مزید امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"والعمل على هذا عند اهل العلم، أن الأضحية ليست بواجبة، ولكنها سنة من سنن النبى ﷺ يستحب أن يعمل بها وهو: قول سفيان الثورى وابن المبارك"❸

''اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے کہ قربانی واجب نہیں ہے، بلکہ نبی ﷺ کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے جس پر عمل کرنا مستحب ہے اور یہ سفیان ثوری اور (عبداللہ) ابن مبارک کا (بھی یہی) قول ہے۔''

---

❶ كتاب الام للشافعى : 255/3 .

❷ صحيح بخارى، قبل الحديث : 5545 .

❸ سنن ترمذى، تحت الحديث : 1506 .

قربانی کا ارادہ رکھنے والا ذوالحجہ کا چاند طلوع ہونے سے قربانی کرنے تک اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((قال النبی ﷺ: إِذَا رَأَيْتُمْ هِلَالَ ذِي الْحَجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ)) ❶

''نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے، تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔''

دوسری حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

((فَلا يَأْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلا أَظْفَارِهِ شَيْئًا، حَتَّى يُضَحِّيَ)) ❷

''جب تک وہ قربانی نہ کرے، اپنے بال اور ناخن نہ کاٹے۔''

قربانی کی طاقت نہ رکھنے والا بھی بال اور ناخن وغیرہ نہ کاٹے تو قربانی کا ثواب مل جائے گا

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قال الرجل أرأيت ان لم أجد الا منيحة أُنثى أفاضحى بها قال: لا ولكن تاخذ من شعرك وأظفارك ونقص شاربك وتحلق عانتك فتلك تمام أضحيتك عند الله)) ❸

---

❶ صحيح مسلم : 1977 .
❷ صحيح مسلم : 1977 .
❸ مسند أحمد : 169/2۔ وسنن النسائی : 4370، إسناده صحيح .

''ایک شخص نے (رسول اللہ ﷺ سے) عرض کی (اے اللہ کے رسول ﷺ) مجھے بتائیں کہ اگر میں قربانی کے لیے مونث دودھ دینے والی بکری کے سوا نہ پاؤں، تو کیا اسے ذبح کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم (نماز عید کے بعد) اپنے بال کاٹ لینا اور ناخن تراش لینا اور مونچھیں کاٹنا اور زیر ناف بال مونڈ لینا، اللہ تعالیٰ کے ہاں (تیرا یہ عمل) مکمل قربانی شمار ہوگا۔''

قربانی کے جانوروں کا بیان

شریعت نے ایسے جانور بطور قربانی ذبح کرنے کا حکم دیا ہے جن پر "بهيمة الأنعام" کا لفظ بولا گیا ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ ...﴾ (الحج : 34)

''اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تاکہ وہ ان چوپائے جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں۔''

اس آیت میں قربانی کے جانوروں کے لیے ''بهيمة الأنعام'' کے الفاظ ذکر کیے ہیں اور انعام سے مراد بھیڑ (نر اور مادہ)، بکری (نر اور مادہ)، گائے (نر اور مادہ)، اونٹ (نر اور مادہ) ہیں جن کی وضاحت قرآن مجید کی دوسری آیت سے ہوتی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَ مِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ فَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۙ﴿۱۴۳﴾ وَ مِنَ الْاِبِلِ

اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ط ... ﴾ (الانعام : 142، 144)

''اور مواشی میں اونچے قد کے اور چھوٹے قد کے (پیدا کیے) جو کچھ اللہ نے تم کو دیا ہے کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو بلاشک وتمہارا صریح دشمن ہے (پیدا کیے) آٹھ نر و مادہ یعنی بھیڑ میں دو قسم (نر اور مادہ) اور بکری میں دو قسم (نر اور مادہ) آپ کہہ دیجیے کہ کیا اللہ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو یا اس کو جس کو دونوں مادہ پیٹ میں لیے ہوئے ہوں تم مجھ کو کسی دلیل سے تو بتاؤ اگر سچے ہو اور اونٹ میں دو (نر اور مادہ) اور گائے میں سے دو (نر اور مادہ)۔''

قربانی کے جانور کا دوندا ہونا لازم ہے

جس طرح قربانی کے جانور کا غیر خصی (انڈل) ہونا ضروری ہے، اسی طرح قربانی کے جانوروں کا دوندا (دو دانت والا) ہونا لازمی ہے، اس کے بارے میں حدیث ملاحظہ فرمائیں:

((عن جابر قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يُّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّأْنِ .)) [1]

''جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف دو دانت والا جانور ذبح کرو، اگر تمہیں (اس کا ملنا) مشکل ہو تو پھر بھیڑ کا (ایک سال کا) کھیرا ذبح کرو۔''

امام محمد بن علی بن محمد الشوکانی (المتوفی ۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں: اور (اس حدیث میں واضح) صراحت ہے کہ بھیڑ کے کھیرے کی قربانی صرف اس صورت میں جائز ہے اور کافی

[1] صحيح مسلم: 1963 .

ہے، جب قربانی کرنے والے پر دوندے (دو دانت والے) جانور کا حصول مشکل ہو جائے۔ ❶

امام محمد بن اسماعیل الصنعانی (المتوفی ۱۱۸۲ھ) فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ بھیڑ کا کھیرا کسی بھی صورت قربانی کے لیے جائز نہیں، البتہ دو دانت والے جانور کا ملنا مشکل ہو تو بھیڑ کا کھیرا جائز ہے۔ ❷

صحیح مسلم کی حدیث سے معلوم ہوا کہ "یعسر علیکم" یعنی تمہارے لیے مشکل ہو جائے تو اس کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ منڈی میں دو دانتا جانور مل نہ رہا ہو یا نایاب ہو یا اگر مل رہا ہے تو اتنا مہنگا ہو کہ آدمی کے لیے وہ جانور خریدنے کی ہمت نہ ہو یا اس کے علاوہ بھی کئی اور صورتیں ہو سکتی ہیں بہرحال ان صورتوں میں سے کوئی صورت ہو تو پھر بھیڑ کا کھیرا قربانی کیا جا سکتا ہے، وگرنہ دو دانتا جانور کی قربانی کرنا لازمی ہے۔

امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جمہور کے نزدیک بھیڑ کا کھیرا اسے کہتے ہیں جس نے ایک سال پورا کر لیا ہو۔ ❸

مسنہ (دو دانت والے) کی عدم دستیابی کی صورت میں بھیڑ کا کھیرا سنت ہے

اگر دوندے جانور مثلاً اونٹ، گائے، بھیڑ، بکرا اور بکری وغیرہ کا ملنا مشکل ہو جائے تو پھر بھیڑ کے کھیرے کی قربانی کرنا سنت ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

ثقہ تابعی کلیب بن شہاب المجنون فرماتے ہیں:

"کنا فی سفر فحضر الاضحی فجعل الرجل منا یشتری

---

❶ نیل الاوطار للشوکانی: 108/5.

❷ سبل السلام الصنعانی: 246/4.

❸ فتح الباری لابن حجر: 7/10، تحت حدیث 5547.

المسنة بالجذعتين والثلاثة فقال لنا رجل من مزينة كنا مع النبى عليه السلام فى سفر فحضر هذا اليوم فجعل الرجل يطلب المسنة بالجذعتين والثلاثة فقال النبى عليه السلام إن الجذع يوفى مما يوفى منه الثنى . "[1]

''ہم سفر میں تھے کہ عیدالاضحیٰ آ گئی، چنانچہ ہم میں سے ہر شخص دو یا تین (بھیڑ کے) کھیروں کے عوض دو دانت والا (بکرا یا بکری وغیرہ) خریدنے لگا، اس پر مزینہ قبیلے کے ایک آدمی (مجاشع بن مسعود رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں محو سفر تھے، یہ دن (عیدالاضحیٰ) آ گیا تو ہر شخص دو یا تین (بھیڑ کے) کھیروں کے بدلے دو دانت والا (جانور بکرا یا بکری وغیرہ) طلب کرنے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جہاں دو دانت والے (دوندے) بکرے کی قربانی کفایت کرتی ہے وہاں (بھیڑ کے ایک سال کے) کھیرے کی قربانی بھی کفایت کرتی ہے۔''

یہ حدیث صحیح مسلم کی حدیث ''تم صرف دو دانت والا جانور ذبح کرو، اگر تمہیں (اس کا ملنا) مشکل ہو تو پھر بھیڑ کا (ایک سال کا) کھیرا ذبح کرو'' کی مؤید ہے، کیونکہ ایک تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم دو دانت والے کی ہی قربانی دیتے تھے۔ تبھی تو وہ بھیڑ کے کھیرے جانوروں کے بدلے میں دو دانت والے خریدنے لگے اور دوسری بات یہ ہے کہ بکریوں وغیرہ کی کمی اور قلت کی وجہ سے آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''بے شک دو دانتا کفایت کرتا ہے، وہاں (بھیڑ کا) کھیرا بھی کفایت کرتا ہے۔'' لہٰذا جب جانوروں کی قلت ہو تو بھیڑ کا کھیرا کرنا سنت ہے اور یہ قلت صحیح مسلم کی حدیث "إلا أن يعسر عليكم" میں موجود ہے اس لیے صرف

[1] سنن نسائی: 4388، وسنن أبوداؤد: 2796، إسناده صحيح۔ اس روایت کی سند کی تحقیق پچھلے صفحات پر گزر چکی ہے۔

دوندے (دو دانتا) جانور کی ہی قربانی کرنی چاہیے، اگر اس کا حصول مشکل ہوتو پھر بھیڑ کے کھیرے کی قربانی کی جاسکتی ہے۔

تنبیہ: .....دو دانتے جانور کے علاوہ چار دانتے، چھ دانتے وغیرہ جانور کی قربانی سنت سے ثابت نہیں ہے، لہٰذا چار دانتے اور چھ دانتے وغیرہ جانور کی قربانی نہیں کرنی چاہیے۔

بہرکیف مطلق طور پر بھیڑ کے کھیرے کی قربانی نہیں کی جاسکتی اور بھیڑ کے کھیرے کے مطلق جواز کے بارے میں مروی تمام روایات ضعیف ہیں، طوالت کے خوف کی وجہ سے صرف ایک روایت کی وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا: ''بہترین قربانی بھیڑا کا کھیرا ہے یہ سن کر لوگ بھیڑ کے کھیرے کو تیزی سے خریدنے لگے۔'' ❶

اول:.....اس روایت کی سند میں کدام بن عبدالرحمٰن السلمی راوی مجہول ہے۔ ❷

دوم:.....اس روایت کی سند میں دوسرا راوی ابو کباش اسلمی بھی مجہول ہے۔ ❸

الشیخ محمد یحییٰ گوندلوی رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں: ''صحیح یہی ہے کہ بھیڑ کا کھیرا تب کفایت کرتا ہے جب دو دانت والی قربانی میسر نہ جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے۔ ❹

بکری کے جذعہ (کھیرے) کی قربانی نہیں کی جاسکتی

بکری کے کھیرے کی قربانی کسی بھی صورت میں نہیں کی جاسکتی کیونکہ قربانی میں اونٹ،

---

❶ سنن ترمذی: 1499، ومسند أحمد: 444/2، والسنن الکبری اللبیهقی: 271/9، ضعیف.

❷ تقریب التهذیب لابن حجر: ص 285.

❸ تقریب التهذیب لابن حجر: ص 423.

❹ صحیح سنن ترمذی، مترجم: 267/2.

گائے، بکرا یا بکری وغیرہ کا دو دانتا ہونا لازم ہے۔لیکن نبی ﷺ نے ایک صحابی ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو بکری کے کھیرے کی قربانی کی رخصت دی تھی، یہ رخصت صرف انہی صحابی کے لیے خاص تھی، وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

براء رضی اللہ عنہ بن عازب بیان کرتے ہیں: ''میرے ماموں ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے صلوٰۃ (نماز) عید سے قبل قربانی کی تو نبی ﷺ نے انہیں فرمایا: تیری بکری گوشت کی بکری ہے (یعنی اس کے گوشت کا فائدہ ہے لیکن قربانی نہیں ہوئی) انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس بکری کا پالتو جذعہ (کھیرا) ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا: ''تم اسے ذبح کرو اور تیرے سوا کسی اور کے لیے (بکری کے کھیرے کی قربانی) درست نہیں۔'' ❶

نیز دوسری روایت عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر والی تو اس میں بھی خاص عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر کے لیے رخصت ہے، جیسا کہ کسی صحابی سے بھی عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر کے بعد بکری کے جذعہ کی قربانی کرنا ثابت نہیں ہے اور امام المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ کا ''صحیح بخاری'' میں اس حدیث پر باب کی تبویب سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔ امام ترمذی رحمہ اللہ حدیث ابو بردہ رضی اللہ عنہ نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: اہل علم کا اس مسئلہ پر اجماع ہے کہ (قربانی میں) بکری کا جذعہ (کھیرا) کفایت نہیں کرتا اور (قربانی میں) دو دانتا میسر نہ آنے کی صورت میں فقط بھیڑ کا کھیرا ہی کفایت کرتا ہے۔ ❷

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: امام بیہقی، تمام شافعیہ اور دیگر علماء کہتے ہیں کہ یہ (بکری کے جذعہ کی) رخصت عقبہ رضی اللہ عنہ بن عامر اور ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے لیے خاص تھی۔ ❸

امام ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیث (ابو بردہ رضی اللہ عنہ) میں بیان ہے کہ بکری

---

❶ صحیح بخاری : 5556 .

❷ سنن ترمذی : تحت الحدیث : 1508 .

❸ شرح النووی علی مسلم : 1965 .

کے جذعہ کی قربانی جائز نہیں اور جمہور علماء کا بھی یہی موقف ہے۔ ❶ لہٰذا بکری کے جذعہ (کھیرے) کی قربانی نہیں کی جاسکتی۔

چار قسم کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں

احمد رحمہ اللہ بن حنبل (164ھ، 241ھ) فرماتے ہیں:

((حدثنا عفان (بن مسلم بن عبدالله الصفار) حدثنا شعبة (بن الحجاج بن الورد العتكى الازدى) أخبرنى سليمان بن عبدالرحمن (بن عيسىٰ) قال سمعت عبيد بن فيروز مولى بني شيبان أنه سأل البراء (بن عازب) عن الأضاحي مانهى عنه نبى وما كره فقال: أربع لا تجزىء، العوراء البين عورها، والمريضة البين مرضها، والعرجاء البين ظلعها، والكسير التى لا تنقى.)) ❷

''نبی ﷺ نے فرمایا: چار قسم کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں ہے، لنگڑا جانور، جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ کانا (بھینگا) جانور، جس کا کانا پن ظاہر ہو۔ بیمار جس کی بیماری واضح ہو اور لاغر جانور جس کی ہڈیوں میں بالکل گودا نہ ہو۔''

---

❶ فتح الباری لابن حجر: 20/10.

❷ مسند أحمد: 284/4۔ المنتقى لابن الجارود: 907، 481۔ صحيح ابن خزيمة: 2912۔ سنن أبوداود: 2799۔ سنن ترمذى: 1497۔ سنن نسائى: 4374۔ سنن ابن ماجة: 3144۔ السنن الدارمي: 1986، 1987۔ مسند أبو داؤد الطيالسى: 740۔ صحيح ابن حبان: 5921، 5922۔ المستدرك للحاكم: 29/2، ح: 1753۔ السنن الكبرى للبيهقى: 274/1۔ شعب الايمان للبيهقى: 7329۔ الموطا الامام مالك، كتاب الضحايا، باب ما ينهى عنه من الضحايا، إسناده صحيح.

سند کی تحقیق:

۱: **عفان بن مسلم بن عبداللّٰہ الصفار، أبو عثمان البصری، مولی عزرة بن ثابت الانصاری:** یہ راوی صحیح بخاری، صحیح مسلم اور سنن اربعہ کا ہے۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "ما رأیت أحدًا أحسن حدیثا عن شعبة من عفان" ❶

امام ابوبکر بن ابی شیبہ نے فرمایا: "ما رأیت أحدًا قط في مثل حاله أقدمة علیه، یعنی علی عفان" ❷

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: عفان ثقة ہے۔ ❸

امام ابوحاتم نے فرمایا: عفان ثقة متقن متین. ❹

امام یعقوب بن شیبہ نے فرمایا: کان عفان ثقة ثبتًا، متقنًا صحیح الکتاب قلیل الخطأ والسقط. ❺

امام العجلی نے فرمایا: ثبت، صاحب سنة. ❻

امام محمد بن سعد نے فرمایا: کان ثقة، کثیر الحدیث، ثبتًا حجة. ❼ وغیرہ۔

۲: **شعبة بن العجاج بن الورد العتکی الازدی مولاهم ابو بسطام الواسطی، ثم البصری:** یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم اور سنن اربعہ کے مشہور راوی ہیں۔

---

❶ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: 82/2.

❷ معرفة الرجال لیحي بن معین: ص 403.

❸ تاریخ عثمان بن سعید الدارمی: 200.

❹ الجرح والتعدیل لابن أبی حاتم: 42/7.

❺ تاریخ بغداد: 271/12 إسناده صحیح.

❻ کتاب الثقات للعجلی: 1145.

❼ تهذیب التهذیب لابن حجر: 519/4.

امام سفیان نے فرمایا: "شعبة أمير المومنين في الحديث ." ❶

امام عبدالرحمٰن بن مہدی نے فرمایا: "شعبة امام فی الحديث ." ❷

امام یحییٰ بن سعید نے فرمایا: "كان شعبة أعلم الناس بالرجال ." ❸

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: شعبة حجة ، ثقة ہیں۔ ❹

امام ابوحاتم نے فرمایا: "شعبة بن العجاج ثقة" ❺

امام محمد بن سعد نے فرمایا: "كان ثقة مأمونًا ، ثبتًا حجة ، صاحب حديث" ❻ وغیرہ۔

۳: **سلیمان بن عبدالرحمن بن عیسیٰ، ویقال سلیمان بن یسار ویقال: سلیمان بن أنس بن عبدالرحمن الدمشقی، أبو عمرو..... الخ:** یہ راوی سنن اربعہ کا ہے۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: "ما أحسن حديثه عن البراء في الضحايا ." ❼

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "سليمان بن عبدالرحمن ثقة" ❽

امام العجلی نے فرمایا: "ثقة ، مأمون ، فاضل ، عابد ، وكان فقيهًا" ❾

---

❶ الجرح والتعديل لابن أبی حاتم: 132/1 ، إسناده صحيح .

❷ الجرح والتعديل لابن أبی حاتم: 132/1 ، إسناده صحيح .

❸ الجرح والتعديل لابن أبی حاتم: 132/1 ، إسناده صحيح .

❹ العلل ومعرفة الرجال لأحمد: 45 ، 304 .

❺ الجرح والتعديل لابن أبی حاتم: 337/4 .

❻ تهذيب التهذيب لابن حجر: 168/3 .

❼ سوالات أبي بكر الاثرم لأحمد: 197 .

❽ تاريخ يحيىٰ بن معين: 155/1 .

❾ كتاب الثقات العجلی: 620 .

امام ابوحاتم نے فرمایا: "سليمان بن عبدالرحمن ثقة صدوق مستقيم الحديث لابأس به ." ❶ وغیرہ۔

۴: **عبيد بن فيروز الشيبانی مولاهم، أبو الضحاك الكوفی، ويقال الجزری:**
یہ راوی بھی سنن اربعہ کا ہے۔

امام ابوحاتم نے فرمایا: "عبيد بن فيروز، أبو الضحاك ثقة لا بأس به" ❷ وغیرہ۔

غیر خصی (انڈل) جانور کی قربانی سنت ہے

قرآن وسنت کے عام دلائل سے غیر خصی (انڈل) جانور کی قربانی کرنا سنت ہے جن میں سے بعض کا ذکر گزر چکا ہے مزید دلائل ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نمبر۱:

((عن أنس قال: ضحى نبی بكبشين املحين اقرنين ذبحهما بيده وسمى وكبر .))

''انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "بسم اللّٰه والله اكبر" پڑھ کر اپنے دست مبارک سے چتکبرے، سینگوں والے دو مینڈھے ذبح کیے۔'' ❸

حدیث نمبر۲:

((عن ابن عمر قال: كان النبی يذبح وينحر بالمصلى .))

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم گائے اور اونٹ عیدگاہ میں ذبح

❶ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 124/4 .
❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 481/5 .
❸ صحيح بخاری: 5564، وصحيح مسلم: 1966 .

کیا کرتے تھے۔'' ❶

حدیث نمبر۳:

((عن مجاشع ان النبی کان یقول: ان الجذع یوفی مما یوفی منه الثنی .))

''مجاشع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں دو دانت والے (دوندے) بکرے کی قربانی کفایت کرتی ہے وہاں (بھیڑ کے ایک سال کے) کھیرے کی قربانی بھی کفایت کرتی ہے۔'' ❷ (یہ اس صورت میں ہے جب دوندے کا حصول مشکل ہو اس روایت کی تفصیل آگے آرہی ہے ان شاء اللہ)

سند کی تحقیق:

۱: **هناد بن السری ابن مصعب التمیمی أبو السری الکوفی "ثقة"**: یہ صحیح مسلم اور سنن اربعہ وغیرہ کا مشہور راوی ہے۔ ❸

۲: **أبو الاحوص، هو سلام بن سلیم الحنفی مولاهم أبو الاحوص الکوفی الحافظ**: یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "ثقة متقن" اور امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: "ثقة" اور ابوحاتم نے فرمایا: "صدوق" ❹ وغیرہ۔

۳: **عاصم بن کلیب بن شهاب بن المجنون الجرمی الکوفی**:
یہ صحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔

---

❶ صحیح بخاری: 982 .

❷ سنن نسائی: 4388، وسنن أبوداؤد: 2796، إسناده صحیح .

❸ تقریب التهذیب لابن حجر: ص 365 .

❹ الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم: 241/4، إسناده صحیح .

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "ثقة مأمون" ❶

امام احمد بن حنبل نے فرمایا: ''اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں'' اور امام ابوحاتم نے فرمایا: "صالح" ❷

امام ابن سعد نے فرمایا: "كان ثقة يحتج به" ❸

۴: **كليب بن شهاب بن المجنون الجرمي:** یہ سنن اربعہ وغیرہ کا مشہور راوی ہے۔

امام ابوزرعہ رازی نے فرمایا: "كوفي ثقة" ❹

امام محمد بن سعد نے فرمایا: "كان ثقة ، و رأيتهم يستحسنون حديثه ويحتجون به" ❺

امام العجلی نے فرمایا: "تابعي ثقة" ❻ وغیرہ

حدیث نمبر۴:

((عن أبو سعيد قال: كان النبي يضحى بكبش اقرن فحيل .))

''ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سینگوں والا غیر خصی (انڈل) مینڈھا قربانی کیا کرتے تھے۔'' ❼

---

❶ تاريخ يحيٰ بن معين: 388/2 .

❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 457/6، إسناده صحيح .

❸ طبقات ابن سعد: 241/6 .

❹ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 227/7، إسناده صحيح .

❺ طبقات ابن سعد: 123/6 .

❻ كتاب الثقات للعجلي: 1420 .

❼ سنن أبوداؤد: 2793- جزء يحي بن معين: 205- سنن ترمذي: 1496- سنن نسائي: 4396- السنن الكبرى للنسائي: 4480- سنن ابن ماجة: 3128- صحيح ابن حبان: 5902- مستدرك الحاكم: 153/5- السنن الكبرى للبيهقي: 273/9، إسناده ضعيف . یہ سند ضعیف ہے لیکن متن صحیح ہے جیسا کہ دیگر صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

سند کی تحقیق:

۱: **يحي بن معين بن عون بن زياد بن بسطام بن عبدالرحمن، مولاهم أبو زكريا البغدادی:** یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم اور سنن اربعہ کے مشہور راوی اور امام الجرح والتعدیل ہیں۔

''ثقہ حافظ مشہور امام الجرح والتعدیل'' ❶

۲: **حفص بن غياث بن طلق بن معاوية بن مالك بن الحارث بن ثعلبة النخعی أبو عمر الكوفی قاضيها وقاضی بغداد:** یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "ثقة" ❷

امام محمد بن سعد نے فرمایا: "كان ثقة مأمونًا، كثير الحديث، يدلس" ❸

امام العجلی نے فرمایا: "ثقة، مأمون، فقيه" ❹

۳: **جعفر بن محمد بن علی بن الحسين بن علی بن أبي طالب الهاشمی العلوی:** یہ صحیح مسلم اور سنن اربعہ وغیرہ کے مشہور راوی ہیں۔

امام شافعی نے فرمایا: "ثقة فی مناظرة جرت بينهما"

امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "ثقة" اور امام ابوحاتم نے فرمایا: "جعفر بن محمد ثقة لا يسال عن مثله" ❺

۴: **محمد بن علی بن الحسين بن علی بن أبی طالب الهاشمی، أبو جعفر**

---

❶ تقريب التهذيب لابن حجر: ص 379.

❷ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 200/3، إسناده صحيح.

❸ طبقات ابن سعد: 389/6.

❹ كتاب الثقات للعجلی: 310.

❺ الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 419/2، إسناده صحيح.

الباقر: یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔

امام محمد بن سعد نے فرمایا: "كان ثقة، كثير الحديث، وليس يروى عنه من يحتج به" ❶

امام العجلی نے فرمایا: "تابعی ثقة" ❷

حدیث نمبر ۵:

((عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ ضَحَّى مَرَّةً بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ نَافِعٌ فَأَمَرَنِي أَنْ اشْتَرِيَ لَهُ كَبْشًا فَحِيْلًا أَقْرَنَ ثُمَّ أَذْبَحَهُ يَوْمَ الْأَضْحَى فِي مُصَلَّى النَّاسِ.))

''امام نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مدینہ منورہ میں قربانی کی اور مجھ کو سینگوں والا غیر خصی (انڈل) مینڈھا خریدنے کا حکم دیا، پھر عیدالاضحیٰ کے دن عیدگاہ میں اسے ذبح کیا۔'' ❸

سند کی تحقیق:

۱: **نافع أبو عبدالله المدني مولى ابن عمر:** یہ صحیح بخاری وصحیح مسلم اور سنن اربعہ کا مشہور راوی ہے۔

"ثقة ثبت فقيه مشهور" ❹

بھینس کی قربانی قرآن وسنت سے ثابت نہیں

شریعت نے ایسے جانور بطور قربانی ذبح کرنے کا حکم دیا ہے جن پر "بهيمة الأنعام"

❶ طبقات ابن سعد: 320/5، 324. ❷ كتاب الثقات للعجلي: 1486.

❸ الموطا للام مالك: 1392، إسناده صحيح.

❹ تقريب التهذيب لابن حجر: ص 355.

کا لفظ بولا گیا ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ... ﴾ (الحج : 34)

''اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تاکہ وہ ان چوپائے جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں۔''

اس آیت میں قربانی کے جانوروں کے لیے ''بھیمۃ الأنعام'' کے الفاظ ذکر کیے ہیں اور انعام سے مراد بھیڑ (نر اور مادہ)، بکری (نر اور مادہ)، گائے (نر اور مادہ)، اونٹ (نر اور مادہ) ہیں جن کی وضاحت قرآن مجید کی دوسری آیت سے ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَ مِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ فَرْشًا كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ آٰلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ وَ مِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ... ﴾ (الانعام : 142، 144)

''اور مواشی میں اونچے قد کے اور چھوٹے قد کے (پیدا کیے) جو کچھ اللہ نے تم کو دیا ہے کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم مت چلو بلاشک وتمہارا صریح دشمن ہے (پیدا کیے) آٹھ نر و مادہ یعنی بھیڑ میں دو قسم (نر اور مادہ) اور بکری میں دو قسم (نر اور مادہ) آپ کہہ دیجیے کہ کیا اللہ نے ان دونوں نروں کو حرام کیا ہے یا دونوں مادہ کو یا اس کو جس کو دونوں مادہ پیٹ میں لیے ہوئے ہوں تم مجھ کو کسی دلیل سے تو بتاؤ اگر سچے ہو اور اونٹ میں دو (نر اور مادہ) اور گائے میں سے دو (نر اور مادہ)۔''

مذکورہ آیت کی تفسیر میں امام محمد بن علی بن محمد الشوکانی فرماتے ہیں: اس میں اشارہ ہے کہ انعام کے علاوہ دوسرے جانوروں کی قربانی نہیں ہوتی اور وہ (انعام) اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری ہیں۔ ❶

مذکورہ آیت سے معلوم ہوا کہ "بھیمة الانعام" سے مراد اونٹ (نر اور مادہ)، گائے (نر اور مادہ)، بکری (نر اور مادہ) اور بھیڑ (نر اور مادہ) ہیں اور انہیں کی قربانی کرنی چاہیے اور بھینس ان چار قسم کے جانوروں میں سے نہیں ہے اور اللہ کے نبی ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی بھینس کی قربانی کا کوئی ثبوت نہیں ہے، لہٰذا بھینس کی قربانی نہیں کی جاسکتی بلکہ صرف اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری کی ہی قربانی کی جائے، جو سنت اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی ثابت ہے۔ جو لوگ بھینس کی قربانی کے جواز کے قائل ہیں ان کے ہاں دلیل یہ ہے کہ لفظ "بقر" میں یہ بھی شامل ہے یا پھر اس کو "بقر" پر قیاس کرتے ہیں۔ ان لوگوں کی یہ دونوں باتیں غلط ہیں، ایک یہ کہ "بقر" میں شامل ہونے کی کوئی دلیل نہیں، اللہ کے نبی ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے اس کی قربانی ثابت نہیں، دوسرا "بقر" پر قیاس کرنا تو قرآن وسنت کی واضح نص کے مقابلے میں یہ قیاس باطل ومردود ہے، نیز بعض الناس کا بھینس کی قربانی کے متعلق بزرگوں کے اقوال پیش کرنا، تو یہ اقوال بھی قرآن وسنت کی واضح نص کے مقابلے میں باطل ومردود ہیں۔ لہٰذا بھینس کی قربانی نہ کی جائے بلکہ قرآن وسنت کے مطابق اونٹ، گائے، بھیڑ اور بکری کی قربانی کی جائے۔ بعض الناس کا یہ کہنا کہ (جاموس) بھینس کو صرف فقہ حنفیہ نے حلال قرار دیا ہے۔ اُن کا یہ قول باطل ہے۔ "بھیمة الانعام" کے عموم سے جاموس (بھینس) حلال ہے مگر قربانی نہیں کی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حق کو سمجھنے اور سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

---

❶ فتح القدير : 451/3، 452.

حاملہ جانور کی قربانی کرنا

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قال النبی ﷺ : ذَكَاةُ الْجَنِيْنِ ذَكَاةُ أُمِّهِ)) ❶

''نبی ﷺ نے فرمایا: (حاملہ جانور کے پیٹ میں موجود) بچہ ذبح ہو جاتا ہے، جب اس کی ماں ذبح ہو جائے۔''

امام ترمذی رحمہ اللہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

((والعمل على هذا عند أهل العلم من أصحاب النبی وغيرهم، وهو: قول سفيان وابن المبارك، والشافعی، وأحمد، و إسحاق)) ❷

''اور اہل علم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وغیرہم کا اسی (حدیث) پر عمل ہے اور یہی سفیان ثوری اور (عبداللہ) ابن مبارک اور امام شافعی اور امام اسحاق کا قول ہے۔''

تمام گھر والوں کی طرف سے ایک بکری کی قربانی کرنا

سیدنا عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((وَكَانَ النَّبِیُّ ﷺ: يُضَحِّی بِالشَّاةِ الْوَاحِدَةِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ)) ❸

---

❶ مسند أحمد : 39/3، إسناده حسن .

❷ سنن ترمذی، تحت الحديث : 1476 .

❸ صحيح بخاری : 7210 .

''اور نبی ﷺ اپنے تمام گھر والوں کی طرف سے ایک بکری ذبح کیا کرتے تھے۔''

تابعی عطاء بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيَّ: كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلَى عَهْدِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ؟ فَقَالَ: كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، فَيَأْكُلُوْنَ وَيُطْعِمُوْنَ)) ❶

''میں نے سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں قربانیوں کی کیا کیفیت تھی؟ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک شخص اپنی اور اپنے تمام گھر والوں کی طرف سے ایک بکری قربانی کرتا تھا، وہ اس سے خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے۔''

ایک شخص کا دو جانور ذبح کرنا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ، وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ.)) ❷

''نبی ﷺ دو مینڈھے ذبح کیا کرتے تھے اور میں بھی دو مینڈھے ذبح کرتا ہوں۔''

اونٹ کی قربانی میں دس افراد کا شریک ہونا

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَ الْأَضْحَى، فَاشْتَرَكْنَا

❶ سنن ترمذی : 1505۔ إسناده صحيح . ❷ صحيح بخاری : 5553 .

فِي الْبَقَرَهِ وَفِي الْبَعِيْرِ عَشْرَةً)) ❶

''ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے کہ عید الاضحیٰ آ گئی تو ہم گائے میں سات اور اونٹ (کی قربانی) میں دس افراد شریک ہوئے۔''

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، فَأَصَابُوا إِبِلًا وَغَنَمًا ..... ثُمَّ قَسَمَ، فَعَدَلَ عَشَرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ.)) ❷

''ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مقام ذوالحلیفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے، چنانچہ لوگوں کو بھوک لگی، (ادھر مال غنیمت میں) اونٹ اور بکریاں ملی تھیں..... پھر آپ ﷺ نے ان کو تقسیم کیا اور دس بکریاں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔''

گائے کی قربانی میں سات افراد کا شریک ہونا

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبَةِ الْبَدْنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ)) ❸

''ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر اونٹ (میں) سات اور گائے (بھی) سات افراد کی طرف سے ذبح کی۔''

---

❶ سنن ترمذی : 1501، إسناده صحيح .

❷ صحيح بخاری : 2488۔ وصحيح مسلم : 1968 .

❸ صحيح مسلم : 1318 .

قربانی کا افضل دن دس ذوالحجہ ہے

سیدنا عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ النَّبِيّ ﷺ: إِنَّ أَعْظَمَ الْأَيَّامِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمُ النَّحْرِ ، ثُمَّ يَوْمُ الْقَرِّ .))❶

''نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنوں میں سب سے عظیم دن (دس ذوالحجہ) ہے، پھر یوم القر (گیارہ ذوالحجہ) ہے۔''

قربانی کا وقت

قربانی ذبح کرنے کا وقت نماز عید کے بعد ہے، وضاحت پیش خدمت ہے۔

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ .))❷

''نبی ﷺ نے فرمایا: بے شک ہم اپنے اس (عیدالاضحیٰ کے) دن کی ابتدا نماز سے کریں گے، پھر (نماز عید پڑھنے کے بعد) واپس آ کر قربانی ذبح کریں گے۔''

نماز عید سے قبل قربانی کرنے والے کی قربانی نہیں ہوگی

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

---

❶ سنن أبي داؤد : 1765، إسناده صحيح .

❷ صحيح بخاری : 5545۔ وصحيح مسلم : 1961 .

((قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: وَمَنْ نَحَرَ فَإِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يَقْدُمُهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ))❶

''نبی ﷺ نے فرمایا: اور جس نے (عید کی نماز سے پہلے) قربانی کا جانور ذبح کیا، تو وہ محض اس نے اپنے گھر والوں کو گوشت مہیا کیا ہے، وہ قربانی ہرگز نہیں ہے۔''

قربانی کا جانور نماز عیدالاضحیٰ پڑھنے کے بعد ذبح کرنا چاہیے

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قال رسول الله ﷺ: مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا، وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا، وَنَسَكَ نُسُكَنَا، فَلَا يَذْبَحْ حَتَّى يُصَلِّيَ))❷

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف رخ کیا اور ہماری طرح قربانی کی تو وہ نماز (عید) پڑھنے سے پہلے جانور ذبح نہ کرے۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ .))❸

''نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز (عید) سے پہلے (قربانی) ذبح کی، اس نے اپنی ذات کے لیے (جانور) ذبح کیا اور جس نے نماز (عید) کے بعد

---

❶ صحیح بخاری: 5560۔ وصحیح مسلم: 1961.

❷ صحیح بخاری: 5563۔ وصحیح مسلم: 1961.

❸ صحیح بخاری: 5546.

(قربانی) ذبح کی، یقیناً اس کی قربانی پوری ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو پالیا۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ النَّبِيّ ﷺ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ))❶

''نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز (عید) سے پہلے (قربانی) ذبح کر لی، وہ (استطاعت ہوتو) دوبارہ قربانی کرے۔''

سیدنا جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ فَفَأَنْ يُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ أُخْرَى مَكَانَهَا))❷

''نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نماز (عید) سے پہلے (قربانی) ذبح کر لی، وہ اس کی جگہ (استطاعت ہوتو) دوسری (قربانی) ذبح کرے۔''

قربانی کے لیے چھری خوب تیز کرنا

سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قال رسول الله ﷺ: وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوْا الذَّبْحَ ، وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ ، فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ))❸

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور جب تم (جانور) ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو اور تم میں سے ایک اپنی چھری تیز کرے اور اپنے ذبیحے کو آرام پہنچائے۔''

---

❶ صحيح بخاری : 5561۔ وصحيح مسلم : 1962 .

❷ صحيح بخاری ؛ 985۔ وصحيح مسلم : 1960 .

❸ صحيح مسلم : 1955 .

جانور کے سامنے چھری تیز کرنے کی ممانعت

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((مر رسول اللّٰه ﷺ على رجل واضع رجله على صفحة شاة وهو يحد شفرته وهي تلحظ إليه ببصرها فقال: هذا تريد ان تميتها موتتين)) ❶

''رسول اللہ ﷺ ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو اپنا پاؤں بکری کی گردن پر رکھے ہوئے تھا اور چھری تیز کر رہا تھا اور وہ بکری اس کو دیکھ رہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس کو دو دفعہ مارنا چاہتا ہے۔''

اونٹ کے علاوہ قربانی کے جانوروں کو لٹا کر ذبح کرنا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

((رسول اللّٰه ﷺ اَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ ..... وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ، ثُمَّ ذَبَحَهُ)) ❷

''رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والا مینڈھا لانے کا حکم دیا..... اور آپ ﷺ نے مینڈھے کو پکڑ کر لٹایا، پھر اس کو ذبح کیا۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ، فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ

---

❶ المعجم الاوسط للطبرانی : 3590، إسناده صحيح .

❷ صحيح مسلم : 1967 .

عَلَى صِفَاحِهِمَا ، يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ ، فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ .))[1]

''نبی ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھوں کو ذبح کیا اور میں نے دیکھا، آپ ﷺ نے اس کے پہلوؤں پر اپنا قدم رکھا اور "بسم اللّٰه واللّٰه اكبر" پڑھ کر ان دونوں مینڈھوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔

اونٹ کو نحر کرنے کا بیان

اونٹ کو نحر کرنا چاہیے اور نحر کرنے کا طریقہ ہے کہ اونٹ کا اگلا بایاں گھٹنا باندھ کر اسے تین ٹانگوں پر کھڑا کر دیں اور پھر کسی تیز دھار چیز مثلاً چھری، نیزہ یا برچھی وغیرہ اس کی گردن میں ماریں، اس طرح کرنے کی دلیل پیش خدمت ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا ﴾ (الحج : 36)

''اور قربانی کے اونٹ ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیاں مقرر کر دی ہیں، تمہارے لیے ان میں بڑی خیر ہے، سو ان پر اللہ کا نام لو، اس حال میں کہ گھٹنا بندھے کھڑے ہوں، پھر جب ان کے پہلو گر پڑیں تو ان سے کھاؤ۔''

تابعی زیاد بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں،

((رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا ، قَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً ، سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ .))[2]

''میں نے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، وہ ایک شخص کے پاس سے

---

[1] صحيح بخاری 5558۔ وصحيح مسلم : 1966 .

[2] صحيح بخاری : 1713۔ وصحيح مسلم : 1320 .

گزرے، جس نے اپنی اونٹنی بٹھا رکھی تھی اور اسے نحر کر رہا تھا تو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے کھڑا کر کے پاؤں باندھ کر نحر کرو، یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔''

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((وَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا))❶

''اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اونٹ کھڑے کر کے اپنے ہاتھ سے نحر کیے۔''

جانور خود ذبح کرنے کا بیان

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ انْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ))❷

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سینگوں والے، دو چتکبرے مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔''

ذبح کرتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر پڑھنے کا بیان

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ .))❸

''نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے، دو چتکبرے مینڈھوں کو ذبح کیا، انہیں اپنے

---

❶ صحیح بخاری : 1712 .
❷ صحیح بخاری : 5554 .
❸ صحیح بخاری : 5565 .

ہاتھ سے ذبح کیا (اور ذبح کرتے وقت) بسم اللہ واللہ اکبر پڑھا۔''

عورت قربانی خود ذبح کرسکتی ہے

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ امْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِحَجَرٍ فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِأَكْلِهَا)) ❶

''بے شک ایک عورت نے بکری پتھر سے ذبح کی (پھر) نبی ﷺ سے اس کے متعلق پوچھا گیا، تو نبی ﷺ نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔''

عیدگاہ میں قربانی کا جانور ذبح کرنا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلَّى .)) ❷

''رسول اللہ ﷺ (قربانی) ذبح اور نحر عیدگاہ میں کیا کرتے تھے۔''

قربانی کے گوشت کا مصرف

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ فَكُلُوا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّ ؕ ﴾ (الحج : 36)

''تو ان (قربانی کے گوشت) سے کچھ کھاؤ اور قناعت کرنے والوں کو کھلاؤ اور

---

❶ صحیح بخاری : 5504 .
❷ صحیح بخاری : 5552 .

مانگنے والے کو بھی۔''

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَادَّخِرُوا)) ❶

''نبی ﷺ نے فرمایا: (قربانی کا گوشت) کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو۔''

قربانی کی کھالوں کا مصرف

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ، وَأَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا وَلَا يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا شَيْئًا .)) ❷

''بے شک نبی ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ آپ ﷺ کی قربانی کے اونٹوں کی نگرانی کریں اور قربانی (کے جانوروں) کا گوشت اور چمڑے اور جھول ہر چیز تقسیم کر دیں اور (قصائی کی) مزدوری اس میں سے کچھ نہ دیں۔ (دوسری حدیث میں ہے: ہم قصائی کو اجرت اپنے پاس سے دیں گے۔)''

قربانی کے تین دن ہیں

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ يَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْۤ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ ۟﴾ (الحج : 28)

---

❶ صحيح بخاری : 5569۔ وصحيح مسلم : 1974 .

❷ صحيح بخاری : 1717۔ وصحيح مسلم : 1317 .

''اور چند معلوم دنوں میں ان پالتو چوپاؤں پر اللہ کا نام ذکر کریں جو اس نے انہیں دیے ہیں، سو ان میں سے کھاؤ اور تنگ دست محتاج کو کھلاؤ۔''

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ''ایام معلومات'' سے مراد وہ دن ہیں جن میں قربانی کی جاتی ہے، لیکن ایام معلومات سے کتنے دن مراد ہیں، اس بارے میں نبی ﷺ سے کوئی حدیث ثابت نہیں، البتہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے قربانی کرنے کا تین دن کا ثبوت ملتا ہے، وہ پیش خدمت ہے۔

پہلی روایت:

ثقہ تابعی امام نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((قال عبد اللّٰه بن عمر رضی اللہ عنہ: اَلْأَضْحَى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمُ الْأَضْحَى)) ❶

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عید الاضحیٰ والے دن کے بعد (مزید) قربانی کے دو دن ہیں۔''

دوسری روایت:

ثقہ تابعی امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

((قال ابن عباس رضی اللہ عنہ: "اَلنَّحْرُ يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ، وَأَفْضَلُهَا يَوْمُ النَّحْرِ")) ❷

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یوم النحر (دس ذوالحجہ) کے بعد دو دن قربانی ہے (یعنی 10، 11، 12 ذوالحجہ) اور افضل قربانی نحر والے دن (دس ذوالحجہ) ہے۔''

---

❶ موطا امام مالك : 1035، إسناده صحيح .

❷ أحكام القرآن للطحاوی : 205/2، ح 1571، إسناده صحيح .

تیسری روایت:

ثقہ تابعی قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے:

((انس رضی اللہ عنہ قَالَ: الْأَضْحَى يَوْمَانِ بَعْدَهُ))❶

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عید الاضحیٰ (دس ذوالحجہ) والے دن کے بعد دو دن قربانی ہے۔''

چوتھی روایت:

حجیۃ بن عدی الکندی الکوفی (مجہول راوی) بیان کرتا ہے:

((علی رضی اللہ عنہ قَالَ: النَّحْرُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ))❷

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قربانی کے تین دن ہیں۔''

أیام تشریق کا بیان

ثقہ تابعی أبو المليح بن اسامه الهذلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا نبيشة بن عبد الله بن عمرو بن عتاب الهذلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((قال رسول الله ﷺ: أَيَّامُ التَّشْرِيقِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَّ شُرْبٍ))❸

''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایام تشریق (11، 12، 13 ذوالحجہ) کھانے اور پینے کے دن ہیں۔''

---

❶ أحكام القرآن للطحاوی : 206/2، ح 1576، إسناده صحيح .

❷ أحكام القرآن للطحاوی : 205/2، ح ,1569 إسناده ضعيف۔ یہ روایت حجیۃ بن عدی راوی کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے، اس کو ذکر اس لیے کیا ہے بعض اہل علم کے نزدیک یہ روایت ''حسن'' ہے۔

❸ صحيح مسلم : 1141 .

عقیقہ کے مسائل

عقیقہ :..... وہ جانور جسے نومولود بچے کی طرف سے پیدائش کے ساتویں دن اس کے بال منڈوانے کے وقت ذبح کیا جاتا ہے۔ ❶

نومولود کو گھٹی دینا

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((وُلِدَ لِي غُلَامٌ: فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ، فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ، وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ، وَدَفَعَهُ إِلَيَّ .)) ❷

''میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور کو اپنے دندان مبارک سے نرم کر کے اسے چٹایا اور اس کے لیے برکت کی دعا کی پھر مجھے دے دیا۔''

سیدہ اُسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''میں حاملہ تھی، مکہ سے جب مدینہ پہنچی تو وقت ولادت قریب تھا، مدینہ پہنچ کر میں نے پہلی منزل قباء میں کی اور یہی (بچہ) پیدا ہوا، میں نبی ﷺ کی خدمت میں بچے کو لے کر حاضر ہوئی اور اسے آپ کی گود میں رکھ دیا، آپ ﷺ نے کھجور طلب فرمائی اور اسے چبایا اور بچے کے منہ میں اپنا لعاب ڈال دیا چنانچہ

---

❶ المعجم الوسيط، ص : 764 .

❷ صحيح بخاری : 5467 .

پہلی چیز جو بچے کے پیٹ میں گئی وہ آپ ﷺ کا لعاب مبارک تھا، پھر آپ ﷺ نے کھجور کو دندان مبارک سے نرم کر کے اسے چٹایا اور اس کے لیے برکت کی دعا کی۔'' ❶

جو شخص استطاعت رکھتا ہے وہ عقیقہ ضرور کرے

سیّدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قال النبی ﷺ: كُلُّ غُلَامٍ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهِ ، يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ ، وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُسَمَّى .)) ❷

''نبی ﷺ نے فرمایا: ہر بچہ اپنے عقیقے کے ساتھ گروی ہوتا ہے، بچے کی طرف سے ساتویں دن عقیقہ کیا جائے اور اس کا سر منڈوایا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔''

سیّدنا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ ، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا ، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى .)) ❸

''نبی ﷺ نے فرمایا: ہر بچے کے ساتھ عقیقہ (ضروری) ہے، پس اس کی طرف سے خون بہاؤ (یعنی عقیقہ کرو) اور اس سے تکلیف دور کرو (یعنی اس کے سر کے بال منڈوادو)۔''

---

❶ صحيح بخاری : 5469 .

❷ المنتقى لابن الجارود : 910، إسناده صحيح .

❸ صحيح بخاری : 5472 .

عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرنا

یوسف بن ماھک کہتے ہیں میں حفصہ بنت عبدالرحمٰن کے پاس گیا اور ان سے عقیقہ کے بارے میں دریافت کیا تو وہ فرمانے لگیں مجھے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ:

((رسول اللّٰه ﷺ أمرهم عَنْ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنْ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.)) ❶

''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا: لڑکے کے (عقیقہ) میں دو بکریاں (ذبح کی جائیں) اور لڑکی کے (عقیقہ) میں ایک بکری (ذبح) کی جائے۔''

جو عقیقہ نہ کر سکے جب استطاعت ہو عقیقہ ضرور کرے

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((أن النبی ﷺ: عَقَّ عَنْ نَفْسِهِ بَعْدَ مَا جَاءَ تْهُ النُّبُوَّةُ)) ❷

''بے شک نبی ﷺ نے نبی مبعوث ہونے کے بعد اپنی طرف سے عقیقہ کیا۔''

---

❶ مسند أحمد : 31/6، 182/2، 183، إسناده صحيح .

❷ كتاب العيال لابن أبي الدنيا : 66، إسناده صحيح .

عیدالاضحیٰ
کے
ضعیف احکام ومسائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عیدالاضحیٰ کے ضعیف احکام ومسائل

روایت نمبر (۱): .....عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین میں دھاری دار چادریں پہنا کرتے تھے۔

روایت نمبر (۱) ..... یہ روایت ضعیف ہے اس حدیث کو المعجم الاوسط الطبرانی: (7609) نے روایت کیا ہے۔ اس روایت کی سند میں محمد بن اسحاق بن ابراہیم بن محمد بن عبداللہ بن عمر بن زید ابویعلیٰ النھشلی الفارسی ابن شاذان (ارشاد القاضی والمدینی الی تراجم شیوخ الطبرانی: ص 510) اور اسحاق بن ابراہیم بن محمد بن عبداللہ شاذان اور سعد بن صلت بن برد بن اسلم العجلی الکوفی یہ تینوں راوی مجہول ہیں۔

اس روایت کے تمام شواہد ضعیف ہیں۔

روایت نمبر (۲): .....عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس ذوالحجہ کے ابتدائی دنوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے ہاں عظیم دن نہیں ہیں اور ان دونوں کے اعمال سے بڑھ کر عام دنوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب نہیں۔ سو تم ان دنوں میں تہلیل وتکبیر اور تحمید کا کثرت سے اہتمام کرو۔

روایت نمبر (۲) ..... یہ روایت ضعیف ہے۔ اس حدیث کو مسند أحمد: (131, 75/2)، مسند عبد بن حمید: (807)، مشکل الآثار للطحاوی: (2502)، اخبار مکة للفاکھی: (1639)، المعجم الکبیر الطبرانی: (110/3)، شعب الایمان للبیھقی: (3751)، فضائل الاوقات للبیھقی: (137) نے روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی ضعیف اور مدلس ہے۔ (تھذیب التھذیب لابن حجر: 217/6) اور عن سے روایت کر رہا ہے، کسی کتاب میں سماع کی صراحت نہیں ہے اور عمر کے آخری حصہ میں اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔ اس روایت کا ایک شاہد ہے اور وہ بھی سخت ضعیف ہے۔

روایت نمبر (۳): .....ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن عرفات میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

روایت نمبر (۳) ..... یہ روایت ضعیف ہے اس حدیث کو سنن أبو داؤد:(2442)، سنن ابن ماجه: (1732)، سنن نسائی: (1445)، السنن الکبریٰ للنسائی: (2830)، صحیح ابن خزیمه:(2101)، مسند أحمد:(304/2)، مسند البزار: (8798)، مشکل الآثار للطحاوی: (2497)، مصنف ابن أبي شيبة: (13556)، المستدرك الحاكم: (1587)، السنن الكبرى للبيهقی: (284/4)، معرفة السنن الآثار للبيهقی: (2703)، المعجم الاوسط الطبرانی:(2556)، فضائل الاوقات للبيهقی:(190)، غريب الحديث للعربی: (225) نے روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں مہدی بن حرب العبدی البجری مجہول الحال راوی ہے۔ (تحریر تقریب التهذيب: 423/3, 424) متساہل محدثین کی توثیق مردود ہے۔ اس روایت کے تمام شاہد سخت ضعیف ہیں۔

روایت نمبر (٤): .....بعض ازواج النبی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ (کے پہلے عشرہ) میں نو (9) روزے رکھا کرتے تھے۔ (یعنی یکم ذوالحجہ سے لے کر نویں ذوالحجہ تک) دوسری روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ کے (پہلے عشرہ کے) دس روزے رکھا کرتے تھے (یعنی یکم ذوالحجہ سے لے کر دس ذوالحجہ تک اس میں عید کا دن بھی شامل ہے۔)

روایت نمبر (٤) ..... یہ دونوں روایتیں ضعیف ہیں۔اس حدیث کو سنن ابو داؤد: (2434)، سنن نسائی: (2376, 2421, 2422)، مسند أحمد:(271/5، 288/6)، السنن الکبریٰ للبیهقی:(284/4)، شعب الایمان للبیهقی: (3754)، السنن الکبریٰ اللنسائی:(2681)، فضائل الاوقات للبیهقی: (175) نے روایت کیا ہے۔

ان دونوں روایات میں ہندہ بنت خالد مجہولۃ ہے۔ (تحریر تقریب التهذیب: 437/4) متساہل اور متاخرین کی توثیق مردود ہے۔

تنبیہ :.....صحیح بخاری کی حدیث میں عید کے دن روزہ رکھنا منع ہے۔ نیز یہ حدیث صحیح مسلم کی حدیث کے مخالف بھی ہے۔

ملاحظہ فرمائیں:

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو (ذوالحجہ کے پہلے) عشرہ میں کبھی روزے سے نہیں دیکھا۔'' (صحیح مسلم:1176)

روایت نمبر (٥):.....سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ نبی ﷺ عید الفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن غسل کیا کرتے تھے۔

روایت نمبر (٥) ..... یہ روایت سخت ضعیف ہے۔اس حدیث کو سنن ابن ماجه: (1315)، السنن الکبری للبیهقی: (278/3) نے روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں جبارۃ بن المغلس راوی سخت ضعیف اور حجاج بن تمیم راوی ضعیف ہے (تهذیب التهذیب لابن حجر: (534/1, 662) اس کا ایک شاہد وہ موضوع (جھوٹا) ہے۔

روایت نمبر (٦): .....سیدنا جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عید الفطر کی

نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج دو نیزوں کے برابر بلند ہو جاتا اور عید الاضحیٰ کی نماز اس وقت پڑھتے، جب سورج ایک نیزے کے برابر ہوتا تھا۔

روایت نمبر (٦) ..... یہ روایت موضوع (جھوٹی) ہے۔اس حدیث کو تلخیص الحبیر: (162/2) میں نقل کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں معلیٰ بن ھلال راوی کذاب ہے۔ حدیثیں وضع کرتا تھا۔ (تهذيب التهذيب لابن حجر:(361/6)

روایت نمبر (۷): .....سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کی وجہ سے عید کی نماز مسجد میں پڑھائی۔

روایت نمبر (۷) ..... یہ روایت ضعیف ہے اس حدیث کو سنن ابو داؤد: (1160)، سنن ابن ماجه: (1313)، المستدرك الحاكم: (1094)، السنن الكبرى للبيهقي: (310/3)، السنن الصغرىٰ للبيهقي: (711) نے روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں ولید بن مسلم کی تدلیس تسویہ ہے۔ (الضعفاء والمتروكون للدارقطني: 415) سماع بالمسلسل کی صراحت نہیں ہے۔اور عیسیٰ بن عبد الاعلیٰ بن ابی فروہ، اور ابی یحییٰ عبید اللہ بن عبد اللہ بن موہب یہ دونوں راوی مجہول الحال ہیں۔ (تحرير تقريب التهذيب: 139/3، 481/2) اس روایت کا ایک شاہد ہے وہ بھی ضعیف ہے۔

تنبیہ:.....سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے۔انہوں نے بارش کی وجہ سے عید کی نماز مسجد میں پڑھائی۔ (السنن الكبرى للبيهقي:310/3)

یہ روایت بھی سخت ضعیف ہے۔اس روایت کی سند میں محمد بن عبد العزیز۔ یہ محمد بن عبد العزیز بن عمر بن عبد الرحمٰن بن عوف راوی ہے، اور یہ راوی منکر الحدیث اور متروک ہے۔ (ميزان الاعتدال للذهبي:628/3)

اس روایت کی سند میں دوسرا راوی یعقوب بن حمید بن کا سب ضعیف ہے۔ (تحریر تقریب التهذیب: 125/4) نیز تیسرا راوی ابو بکر بن اسحاق مجہول ہے۔

روایت نمبر (۸): .....سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تکبیرات کے درج ذیل الفاظ پڑھتے تھے:

((اللّٰہ اکبر ، اللّٰہ اکبر ، لا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد))

روایت نمبر (۸)..... یہ روایت موضوع (جھوٹی) ہے اس حدیث کو السنن الدارقطنی: (1719) نے روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں عمرو بن شمر راوی کذاب ہے اور جابر بن یزید الجعفی راوی متروک الحدیث اور کذاب ہے اور تیسرا راوی نائل بن نجیح ضعیف ہے۔ لہٰذا یہ روایت موضوع ہے۔ (لسان المیزان لابن حجر: 36614، 367) و (تهذیب التهذیب لابن حجر: 354/1)

تنبیہ:.....تکبیرات کے مندرجہ بالا الفاظ سے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ والی موقوف روایت ابواسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ بہرکیف ان الفاظ سے مرفوع اور موقوف روایت کوئی بھی صحیح نہیں ہے۔

روایت نمبر (۹): .....سیدنا ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے لیکن جب (عید کی نماز پڑھ کر) اپنے گھر میں لوٹ آتے تو دو رکعت پڑھتے تھے۔

روایت نمبر (۹) ..... یہ روایت ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن ابن ماجه: (1293)، مسند أحمد: (28/3، 40)، المستدرك الحاكم: (297/1)، السنن الكبرى للبيهقي: (217/3) نے روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں عبدا للہ بن محمد بن عقیل کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے۔ تهذيب التهذيب لابن حجر: 259/3، 260 و كتاب الضعفاء والمتروكين للخرم: 188/1) بعض محدثین کی تعدیل مردود ہے لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔ نیز یہ روایت صحیح بخاری وغیرہ کی حدیث کے مخالف بھی ہے۔

روایت نمبر (۱۰): .....سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس قربانی کی طاقت ہو اور وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب ہرگز نہ آئے۔

روایت نمبر (۱۰) ..... یہ روایت ضعیف ہے۔اس حدیث کو سنن ابن ماجه: (3123)، مسند أحمد: (321/2)، المستدرك الحاكم: (7565)، السنن الكبرى للبيهقي: (260/9)، شعب الايمان للبيهقي: (7334) نے روایت کیا ہے۔اس روایت کی سند میں عبداللہ بن عیاش القتبانی راوی ضعیف ہے۔ (یحییٰ بن معین کا اس راوی کی توثیق کرنا، صحیح سند سے ثابت نہیں) (تحرير تقريب التهذيب:250/2) اس روایت کی دوسری سند بھی سخت ضعیف ہے۔ نیز یہ روایت درحقیقت میں مرفوع نہیں موقوف ہے، اور موقوف بھی ضعیف ہے۔

تنبیہ:.....قربانی کرنا سنت ہے۔فرض یا واجب نہیں ہے۔

روایت نمبر (۱۱): .....سیدنا مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! ہر اہل خانہ پر ہر سال ایک قربانی کرنا اور ایک عتیرہ واجب ہے۔

روایت نمبر (۱۱) ..... یہ روایت ضعیف ہے۔اس حدیث کو سنن ترمزی: (1518)، سنن ابو داؤد: (2788)، سنن نسائی: (4229)، مشكل الآثار للطحاوی: (889)، التاريخ الكبير لبخاری: (20/8)، المعجم الكبير الطبرانی: (739)، السنن الكبرى للبيهقي: (260/9) نے روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں عامر ابو رملہ مجہول الحال ہے۔

(تحرير تقريب التهذيب:174/2)

روایت نمبر (۱۲): .....سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں دس سال قیام فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے رہے۔

روایت نمبر (۱۲)..... یہ روایت ضعیف ہے اس حدیث کو سنن ترمذی: (1507)، مسند أحمد: (38/2) نے روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں حجاج بن ارطاۃ راوی ہے جو کہ ضعیف ہے اور مدلس ہے۔ اس روایت میں "عـــــن" سے روایت کر رہا ہے، کسی کتاب میں سماع کی صراحت نہیں ہے۔

(تهذيب التهذيب لابن حجر:661/1، 662)

روایت نمبر (۱۳):.....سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم (قربانی کے جانور کے) آنکھ اور کان اچھی طرح دیکھیں اور ہم کانا، اور ایسا جانور جس کے کان آگے سے کٹ کر لٹکے ہوں، اور ایسا جانور جس کے کان پیچھے سے کٹ کر لٹکے ہوں۔ ایسا جانور جس کے کان طول وعرض میں پھٹے ہوں، اور ایسا جانور جس کے کان میں گول سوراخ ہو قربانی نہ کریں۔

روایت نمبر (۱۳)..... یہ روایت ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن ابو داؤد: (2804)، سنن ترمذی: (1498)، سنن نسائی: (4373)، السنن الکبریٰ للنسائی: (4463)، السنن الدارمی: (1952)، مسند أحمد: (108/1)، المنتقی لابن الجارود: (906)، المستدرك الحاكم: (7532)، السنن الکبریٰ للبیہقی: (1880)، معرفة السنن الآثار للبیہقی: (5859)، الاحادیث المختارة: (487) نے روایت کیا ہے۔

اول:.....اس روایت کی سند میں ابو اسحاق السبیعی "عـــن" سے روایت کیا ہے اور یہ مدلس ہے۔ (الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین: ص 110) جس کتاب "مستدرك الحاكم" میں سماع کی صراحت ہے، یہ سند ضعیف ہے کیونکہ قیس بن ربیع راوی ضعیف ہے۔(تهذيب التهذيب لابن حجر:363/5تا 366)

دوم:..... شریع بن نعمان راوی صدوق نہیں بلکہ مجہول ہے۔ (كتاب الجرح والتعديل لابن ابی حاتم:307/4)

اس روایت کی دو سندیں اور ہیں، وہ بھی ضعیف ہیں۔

روایت نمبر (۱٤): ..... سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے جانور کی قربانی سے منع فرمایا جس کا نصف یا نصف سے زیادہ سینگ ٹوٹا یا (اتنی مقدار میں) کان کٹا ہو۔

روایت نمبر (۱٤)..... یہ روایت ضعیف ہے۔اس حدیث کو سنن ترمزی: (1504)، سنن نسائی: (4382)، السنن الكبرىٰ للنسائی: (4467)، سنن ابو داؤد: (2805)، سنن ابن ماجه: (3145)، مسند أحمد: (83/1، 101، 127، 129، 137، 150)، مسند البزار: (876)، مسند ابو يعلى: (270)، صحيح ابن خزيمه: (2913)، المستدرك الحاكم: (7530)، السنن الكبرىٰ للبيهقی: (448/2، 275/9)، الاحاديث المختارة: (407) نے روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں جری بن کلیب راوی مجہول ہے۔ (كتاب الجرح والتعديل لابن أبی حاتم: 470/2) متساہلین کی توثیق مردود ہے۔اس روایت کی تمام سندیں ضعیف ہیں۔

روایت نمبر (۱۵):.....حنش بیان کرتے ہیں۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو (قربانی پر) دو مینڈھے ذبح کرتے تھے۔ میں نے انہیں پوچھا، اس پر انہوں نے بتایا، بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا حکم دیا (کہ میں ان کی طرف سے قربانی کروں)، اس لیے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔

روایت نمبر (۱۵)..... یہ روایت سخت ضعیف ہے۔اس حدیث کو سنن ترمذی: (1495)، سنن ابو داؤد: (459)، المستدرك الحاكم: (7556)، السنن الكبرىٰ للبيهقي: (288/9) نے روایت کیا ہے۔

اول:.....اس روایت کی سند میں شریک بن عبداللہ "عن" سے روایت کر رہا ہے ور یہ مدلس ہے۔ (الفتح المبين فی تحقيق طبقات المدلسين:ص 75) کسی کتاب میں سماع کی صراحت نہیں ہے۔

دوم:.....اس روایت کی سند میں ابی الحسناء راوی مجہول ہے۔ (تحرير تقريب التهذيب:180/4)

سوم:.....اس روایت کی سند میں حکم بن عتبہ "عن" سے روایت کر رہا ہے اور یہ مدلس ہے۔ (الفتح المبين فی تحقيق طبقات المدلسين: ص 59) کسی کتاب میں سماع کی صراحت نہیں ہے۔

چہارم:.....اس روایت کی سند میں حنش بن معتمر راوی کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے۔ (تحرير تقريب التهذيب:333/1)

روایت نمبر (۱۶): ..... عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قربانی کے دن، ابن آدم کا قربانی کرنا اللہ کو انتہائی محبوب ہے۔ بے شک وہ (جانور) روز قیامت اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گا، بے شک قربانی کے جانور کا خون زمین پر گرنے

سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہو جاتا ہے، پس تم خوش دلی سے قربانی کیا کرو۔

روایت نمبر (۱۶) ..... یہ روایت ضعیف ہے اس حدیث کو سنن الترمذی: (1493)، سنن ابن ماجه: (3126)، المستدرك الحاكم: (221/4)، السنن الكبرىٰ للبيهقي: (261/9)، شعب الايمان للبيهقي: (7333)، شرح السنة للبغوي: (129/1) نے روایت کیا ہے۔

درج بالا حدیث ابوالمثنیٰ سلیمان بن یزید راوی کے ضعیف ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (تهذيب التهذيب لابن حجر: 483/7، 484)

روایت نمبر (۱۷): .....سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے عرض کیا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! یہ قربانی کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارے لیے اس میں کیا (ثواب) ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بال کے بدلے ایک نیکی۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اون کے بارے میں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اون کے ہر ریشے پر ایک نیکی۔

روایت نمبر (۱۷)..... یہ روایت موضوع (جھوٹی) ہے۔ اس حدیث کو مسند أحمد: (368/4)، سنن ابن ماجه: (3127)، المستدرك الحاكم: (389:2)، المعجم الكبير الطبراني: (4935)، السنن الكبرىٰ للبيهقي: (261/9) نے روایت کیا ہے۔

درج بالا حدیث ابوداؤد نفیع بن حارث الاعمی کے متروک وکذاب اور عائذ اللہ المجاشعی کے منکر الحدیث ہونے کی وجہ سے موضوع (جھوٹی) ہے۔ (تهذيب التهذيب لابن حجر: 579/6تا 581، 358/3، 359)

روایت نمبر (۱۸): .....سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ذوالحجہ کے دس دنوں کی عبادت اللہ کو انتہائی محبوب ہے۔ اس عشرہ کے ہر دن کے روزے کا ثواب سال بھر کے روزوں اور اس کی ہر رات کا قیام، شب قدر کے قیام کے برابر ہے۔

روایت نمبر (۱۸)..... یہ روایت ضعیف ہے اس حدیث کو سنن ترمزی: (758)، سنن ابن ماجة: (1728)، مسند ابو عوانة: (2425)، مسند البزار: (7816)، المجالس الخمسة لابي طاهر الاصبهانی: (36) العلل المتناهية لابن الجوزی: (925) نے روایت کیا ہے۔

اول:.....اس روایت کی سند میں نہاس بن فہم راوی ضعیف ہے۔ (تهذيب التهذيب لابن حجر:587/6)

دوم:.....اس روایت کی سند میں قتادہ راوی "عن" سے روایت کر رہا ہے اور یہ مشہور مدلس ہے۔ (اصول حديث و اصول تخريج للخرم:ص 122تا 124) کسی کتاب میں سماع کی صراحت نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

روایت نمبر (۱۹):.....سیدنا ابوامامۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے عیدین کی راتوں میں اللہ تعالیٰ سے طلب ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کا دن اس دن مردہ نہیں ہوگا، جس دن دل مردہ ہو جائیں گے۔

روایت نمبر (۱۹) ..... یہ رویات سخت ضعیف ہے اس حدیث کو سنن ابن ماجه: (1782) نے روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں بقیہ بن ولید راوی "عن" سے روایت کر رہا ہے اور یہ راوی تدلیس تسویہ کرتا ہے۔ (علل الحديث لابن أبی حاتم:441/2، 442) اس روایت کا ایک شاہد بھی ہے اور وہ بھی سخت ضعیف ہے۔

روایت نمبر (۲۰): .....سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ابو

موسیٰ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر کی نمازوں میں کیسے تکبیر کہا کرتے تھے،؟ تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ کی تکبیروں کی طرح چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے سچ فرمایا ہے۔

روایت نمبر (۲۰) ..... یہ روایت ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن ابو داؤد: (1153)، مصنف ابن أبي شيبة: (5744)، مسند أحمد: (416/4)، مسند الشاميين للطبرانی: (3573.193)، السنن الكبرى للبيهقی: (289/3) معرفة السنن والآثار للبيهقی: (1931) نے روایت کیا ہے۔

درج بالا حدیث ابو عائشہ الاموی کے مجہول الحال ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ (تحرير تقريب التهذيب: (227/4)

روایت نمبر (۲۱): .....سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو مینڈھے خریدتے جو خوب موٹے تازے، صحت مند، سینگدار، خوب صورت اور خصی ہوتے تھے، پھر انہیں ذبح کرتے۔

روایت نمبر (۲۱) ..... یہ روایت ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن ابن ماجة: (3122)، مسند أحمد: (136/6، 220، 225)، شرح معانی الآثار للطحاوی: (238/4)، المستدرك الحاكم: (7547)، السنن الكبرى للبيهقی: (267/9)، السنن الصغریٰ للبيهقی: (40/2، ح 1885)، شعب الايمان للبيهقی: (231/2، ح 1591) نے روایت کیا ہے۔

اول:.....اس روایت کی سند میں سفیان ثوری "عن" سے روایت کر رہا ہے اور یہ مدلس ہے۔ (کیا خصی جانور کی قربانی سنت ہے؟: 39تا 42)

دوم:..... اس روایت کی سند میں عبد اللہ بن محمد بن عقیل راوی کو جمہور محدثین نے

ضعیف کہا ہے۔ (کتاب الضعفاء والمتروکین للخرم:188/1، 189)

اس روایت کے تمام شواہد ضعیف ہیں۔

تنبیہ :.....صرف غیر خصی (انڈل) جانور کی قربانی کرنا سنت ہے۔تفصیل کے لیے راقم الحروف کی کتاب ''کیا خصی جانور کی قربانی سنت ہے؟'' پڑھے۔

روایت نمبر (۲۲): .....سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن دو مینڈھے ذبح کیے اور جب انہیں (ذبح کرنے کے لیے) قبلہ رخ کیا تو یہ دعا مانگی:

((انی وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفاً مسلماً وما أنامن المشرکین.....))

روایت نمبر (۲۲) ..... یہ روایت ضعیف ہے۔اس حدیث کو مسند أحمد: (475/3)، صحیح ابن خزیمة: (2899)، سنن ابن ماجة: (3121)، المستدرك الحاکم: (174/2، ح 1716)، السنن الکبریٰ للبیهقی: (41/2) نے روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں ابوعیاش المعافری المصری راوی ''مقبول'' یعنی مجہول الحال ہے۔ (تحریر تقریب التهذیب: 246/4)

اور محدث العصر علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی ابوعیاش المعافری المصری کو ''مستور'' یعنی مجہول الحال کہا ہے۔ (ارواء الغلیل: 350/4)

اس روای کے بارے میں متساہل محدثین کی توثیق قابل قبول نہیں،اس کی تفصیل کے لیے راقم کی کتاب "الضعفاء والمتروکین:63/1تا 93" پڑھیئے۔

روایت نمبر (۲۳): .....سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین بھیڑ کا کھیرا ہے۔ یہ سن کر لوگ بھیڑ کے کھیرے تیزی سے خریدنے لگے۔

روایت نمبر (۲۳) ..... یہ روایت ضعیف ہے۔اس حدیث کو سنن ترمزی:

(1499)، مسند أحمد: (444/2)، السنن الكبرى للبيهقي: (271/9) وغیرہ نے روایت کیا ہے۔

اول:..... اس روایت کی سند میں کدام بن عبد الرحمٰن السلمی راوی مجہول ہے۔ (تقريب التهذيب لابن حجر:ص285)

دوم:..... اس روایت کی سند میں دوسرا راوی ابو کباش اسلمی بھی مجہول ہے۔ (تقريب التهذيب لابن حجر: ص 423)

شیخ الحدیث محمد یحییٰ گوندلوی رحمہ اللہ اس حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں: ''صحیح یہی ہے کہ بھیڑ کا کھیرا تب کفایت کرتا ہے جب دو دانت والی قربانی میسر نہ ہو جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے۔ (صحیح سنن ترمذی، مترجم:267/2)

بہرکیف مطلق طور پر بھیڑ کے کھیرے کی قربانی نہیں کی جاسکتی اور بھیڑ کے کھیرے کے مطلق جواز کے بارے میں مروی تمام روایات ضعیف ہیں۔

روایت نمبر (۲٤): .....سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنی قربانی کی کھال فروخت کرے اس کی قربانی نہیں ہے۔

روایت نمبر (۲٤)..... یہ روایت ضعیف ہے۔ اس حدیث کو المستدرك الحاكم: (245/3)، السنن الكبرىٰ للبيهقي: (294/9)، السنن الصغرىٰ للبيهقي: (49/2، ح 1896) نے روایت کیا ہے۔

اول:..... اس روایت کی سند میں عبد اللہ بن عیاش القتبانی راوی ضعیف ہے۔ (تحرير تقريب التهذيب: 250/2)

دوم:.....اس روایت کی سند میں ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن اسحاق العدل کی توثیق بھی مطلوب ہے۔

روایت نمبر (۲۵): .....سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمام ایام تشریق ذبح کے دن ہیں۔''

روایت نمبر (۲۵) ..... یہ روایت ضعیف ہے۔اس حدیث کو صحیح ابن حبان: (62/7، ح 3843)، مسند البزار: (10:2، ح 3444)، الکامل فی ضعفاء الرجال: (260/4)، السنن الکبریٰ للبیهقی: (295/9، 296)، السنن الصغریٰ للبیهقی: (1442)، المحلی لابن حزم: (188/7) نے روایت کیا ہے۔

یہ روایت انقطاع اور عبدالرحمٰن بن ابی حسین راوی کے مجہول ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمائیں۔

اول:..... امام البزار نے فرمایا: اور (عبدالرحمٰن) ابن ابی حسین کی جبیر بن مطعم سے ملاقات نہیں ہوئی۔ (البحر الزخار: (310/8، ح 2916، المکتبة الشاملة)

امام ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں انقطاع ہے۔ یہ عبد الرحمٰن بن ابی حسین کی روایت ہے وہ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے نہیں ملے۔ (التلخیص الحبیر: 255/2)

دوم:.....عبدالرحمٰن بن ابی حسین کی توثیق امام ابن حبان کے علاوہ کسی اور سے ثابت نہیں ہے۔لہٰذا یہ راوی مجہول ہے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔عبدالرحمٰن بن ابی حسین راوی کو میں نہیں پہچانتا۔ (یعنی مجہول ہے) لیکن ابن حبان نے اپنے قاعدے کے مطابق ثقات میں ذکر کیا ہے (یعنی مجہول راویوں کو ثقہ کہنے کا قاعدہ)۔ (سلسلة الاحادیث الصحیحة: 618/5، ح 2476)

اس حدیث کی تمام سندیں ضعیف ہیں۔تفصیل کے لیے راقم کی کتاب ''قربانی کے تین دن ہیں'' پڑھیے۔

روایت نمبر (۲۶): .....سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو جب فاطمہ رضی اللہ عنہا نے جنم دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے

کان میں نماز والی اذان کہی۔

روایت نمبر (۲۶)..... یہ روایت سخت ضعیف ہے۔اس حدیث کو سنن ترمذی: (1514)، سنن ابو داؤد: (5105)، مصنف عبد الرزاق: (7986)، مسند ابو داؤد الطیالسی: (970)، مسند أحمد (9/6، 391، 392)، مسند البزار: (3879)، مسند الرویانی: (664)، المعجم الکبیر الطبرانی: (2578، 2579)، السنن الکبریٰ للبیهقی: (305/9)، شعب الایمان للبیهقی: (8617)، الآداب للبیهقی: (374)، المستدرك الحاکم: (4827)، کتاب الدعاء للطبرانی: (300/1)، معرفة الصحابة لابی نعیم الاصفهانی: (91663)، شرح السنة للبغوی: (273/11) نے روایت کیا ہے۔

ان تمام کتب احادیث کی اسناد میں مرکزی راوی عاصم بن عبید اللہ ہے اور عاصم بن عبید اللہ منکر الحدیث، متروک، کثیر الخطاء، فاحش الخطاء، سوء الحفظ، کثیر الوہم اور نا قابل حجت ہے۔

نیز امام ابو حاتم للرازی فرماتے ہیں اس کی کوئی حدیث بھی قابل اعتماد نہیں ہے۔

(تهذیب التهذیب لابن حجر: 35/3، 36)

اس روایت کے دو شاہد ہیں، وہ بھی موضوع من گھڑت ہیں۔

تنبیہ :..... ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں حدیث ہے۔ لہٰذا اس سخت ضعیف روایت کی بنا پر کان میں اذان دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ دین اسلام تو صحیح احادیث کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح فہم عطا فرمائے۔

روایت نمبر (۲۷): .....سیدنا بریدۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عقیقہ کا جانور ساتویں روز ذبح کیا جائے یا چودھویں روز یا اکیسویں روز۔

روایت نمبر (۲۷) ..... یہ روایت سخت ضعیف ہے اس حدیث کو المعجم الأوسط الطبرانی: (4882)، المعجم الصغیر الطبرانی: (723)، السنن الکبریٰ

للبیهقی: (303/9) نے روایت کیا ہے۔

اول:.....اس روایت کی سند میں قتادہ راوی مشہور مدلس ہے۔ (الجرح والتعدیل لابن أبي حاتم: 160/1، إسناده صحیح و جزء القراء ة للبخاری، مترجم: ص 162، 282، و صحیح ابن خزیمة: (1861) و موسوعة اقوال الدارقطنی: (527/2

اور "عن" سے روایت کر رہا ہے کسی کتاب میں سماع کی صراحت نہیں ہے۔

دوم:..... اس روایت کی سند میں اسماعیل بن مسلم المکی راوی متروک الحدیث، منکر الحدیث اور نا قابل حجت ہے۔ (تهذیب التهذیب لابن حجر: 210/1، 211)

سوم:.....اس روایت کی سند میں تیسرا راوی عبدالوہاب بن عطاء الخفاف بھی مدلس ہے۔ (التاریخ الأوسط: 213/2، والجرح والتعدیل لابن أبي حاتم: 91/6، و تاریخ بغداد للخطیب: 25/11 اسناده حسن)

اور "عن" سے روایت کر رہا ہے کسی کتاب میں سماع کی صراحت نہیں ہے۔

اس روایت کا ایک موقوف شاہد بھی ہے لیکن وہ بھی سخت ضعیف ہے۔

روایت نمبر (۲۸): .....سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی تو ان کی والدہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دو مینڈھوں سے ان کا عقیقہ کرنا چاہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا عقیقہ نہ کرو، بلکہ اس کے سر کے بال منڈوا کر اس کے وزن کے برابر چاندی اللہ کے راستے میں صدقہ کرو، پھر سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی ولادت پر بھی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔

روایت نمبر (۲۸) ..... یہ روایت ضعیف ہے اس حدیث کو مسند أحمد: (390/6، 392)، مصنف ابن أبي شیبة: (247/7)، مسند ابن الجعد: (2295)، المعجم الکبیر الطبرانی: (912 ـ 913)، المحدث الفاصل: (540)، السنن

الکبریٰ للبیهقی: (304/9) نے روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں عبد اللہ بن محمد بن عقیل راوی ہے جس کو جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے، اس روایت کے تمام متابعات اور شواہد ضعیف ہیں۔ (تهذيب التهذيب لابن حجر: 259/3- 260)

روایت نمبر (۲۹): .....ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مدینہ میں ایک عورت ختنے کیا کرتی تھی نبی رضی اللہ عنہما نے اسے فرمایا: (لڑکیوں کا ختنہ کرتے وقت) ختنے کی جگہ زیادہ نہ کاٹو کیونکہ یہ عورت کے لیے زیادہ لذت والا اور خاوند کے لیے زیادہ پرلطف ہے۔

روایت نمبر (۲۹) ..... یہ روایت ضعیف ہے۔ اس حدیث کو سنن ابو داؤد: (5271)، المعجم الکبیر الطبرانی: (892)، السنن الکبریٰ للبیهقی: (324/8)، شعب الایمان للبیهقی: (8645) نے روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں محمد بن حسان راوی مجہول ہے۔ (تحریر تقریب التهذیب: 297/3)

اس روایت کا ایک موقوف شاہد ہے لیکن وہ بھی ضعیف ہے۔

روایت نمبر (۳۰): .....سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

((اللّٰهم اهلله علينا باليمن والايمان والسلامة والاسلام ربى و ربك اللّٰه))

روایت نمبر (۳۰)..... یہ روایت ضعیف ہے اس حدیث کو سنن ترمذی: (3451)، السنن الدارمی: (1741)، مسند أحمد: (162/1)، مسند عبد بن حمید: (103)، مسند البزار؛ (947)، مسند ابو یعلی: (661- 662)، التاریخ الکبیر للبخاری (109/2)، التاریخ لابن أبی خیثمة: (935/2- 3977)، کتاب

السنة لابن أبي عاصم: (303)، كتاب الضعفاء الكبير للعقيلي: (136/2)، الكامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی: (289/5)، عمل اليوم والليلة لابن السنی: (641)، كتاب الدعا الطبرانی: (903)، المستدرك الحاكم: (7767)، الدعوات الكبير للبيهقی (443)، تاريخ بغداد للخطيب: (324/4- 325)، الاحاديث المختارة: (821)، كتاب السنة للبغوی: (1335) نے روایت کیا ہے۔

اول:.....اس روایت کی سند میں سلیمان بن سفیان المدنی راوی متروک اور منکر الحدیث ہے۔ (تهذيب التهذيب لابن حجر: 405/2- 406)

دوم:.....اس روایت کی سند میں دوسرا راوی بلال بن یحییٰ بن طلحۃ بن عبید اللہ مجہول ہے۔ (تحرير تقريب التهذيب: 188/1)

اس روایت کے تمام شواہد ضعیف ہیں۔

روایت نمبر (۳۱): .....سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایام معلومات سے مراد یوم نحر اور اس کے بعد تین دن ہیں۔ (یعنی قربانی کے چار دن ہیں)

روایت نمبر (۳۱) ..... یہ روایت ضعیف ہے۔ اس حدیث کو تفسير ابن أبي حاتم: (51/2- ح 1931) نے روایت کیا ہے۔

اول:.....محمد بن عبدالرحمٰن بن أبی لیلیٰ الانصاری راوی ضعیف ہے۔ (تهذيب التهذيب لابن حجر: 706/5، 707)

دوم:.....اس روایت کی سند میں حکم بن عتبہ راوی مدلس ہے۔ (العلل و معرفة الرجال لأحمد: 1269) اور روایت "عن" سے ہے۔

روایت نمبر (۳۲): .....سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ذوالحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں بازار میں نکل کر تکبیرات کہتے اور لوگ بھی ان کی تکبیر کے ساتھ تکبیرات کہتے۔

روایت نمبر (۳۲) ..... یہ روایت ضعیف ہے۔اس روایت کو (صحیح بخاری:969قبل الحدیث) نے معلق روایت کیا ہے۔

یہ اثر معلق اور بے سند ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ اثر مجھے مفصل سند کے ساتھ نہیں ملا اور امام بیہقی اور امام بغوی نے بھی اس اثر کو معلق روایت کیا ہے۔ (فتح الباری: 590/2)

روایت نمبر (۳۳): .....سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹیوں کو اپنے ہاتھ سے قربانی ذبح کرنے کا حکم دیا۔

روایت نمبر (۳۳) ..... یہ اثر ضعیف ہے۔اس اثر کو (صحیح بخاری:5559۔ قبل الحدیث) نے معلق روایت کیا ہے۔

لیکن اس روایت کی متصل سند مصنف عبد الرزاق: (8169) میں موجود ہے۔جس میں امام عبدالرزاق "عن" سے روایت کر رہے ہیں اور یہ مدلس ہے۔ (الضعفاء الکبیر للعقیلی: 110/3۔ 111)

لہٰذا یہ اثر ضعیف ہے۔

تنبیہ:.....علامہ ابن حجر العسقلانی بیان کرتے ہیں کہ "المستدرك الحاکم" میں واقع اس اثر کی سند صحیح ہے۔ (فتح الباری لابن حجر:25/10) لیکن راقم کو "المستدرك الحاکم" میں یہ اثر نہیں ملا، ممکن ہے کہ یہ علامہ ابن حجر العسقلانی کا وہم ہو۔ (واللہ اعلم)

روایت نمبر (۳٤): .....سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قربانی یوم النحر (دس ذوالحجہ) کے بعد تین دن (11، 12، 13 ذوالحجہ کے دن) ہیں۔ (یعنی یوم النحر عید کے دن سے لے کر کل چار دن قربانی کے ہیں)۔

روایت نمبر (۳٤) ..... یہ روایت سخت ضعیف ہے۔اس روایت کو السنن الکبری

للبیهقی: (296/9) نے روایت کیا ہے۔

اول:.....اس روایت کی سند میں طلحۃ بن عمرو الحضرمی راوی متروک ہے۔

دوم:..... زاہر بن احمد بن محمد بن السرخی کی توثیق متساہل امام بیہقی اور متاخرین کے علاوہ ثابت نہیں ہے۔(واللہ اعلم) لہٰذا یہ راوی مجہول الحال ہے۔

سوم :.....ابو حامد احمد بن علی بن احمد الرزای کی توثیق بھی امام بیہقی اور متاخرین کے علاوہ ثابت نہیں ہے۔(واللہ اعلم) لہٰذا یہ راوی مجہول الحال ہے۔

روایت نمبر (۳۵): .....سیدنا ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بلاشبہ مسلمان قربانیاں خریدتے اور پھر ان کو موٹا کرتے، پھر عید الاضحیٰ کے بعد آخری ذوالحجہ تک قربانیاں ذبح کرتے تھے۔

روایت نمبر (۳۵) ..... یہ روایت ضعیف ہے۔اس روایت کو السنن الکبری للبیهقي: (297/9-298) نے روایت کیا ہے۔

اول:.....اس روایت کی سند میں ابو حامد احمد بن علی بن احمد الرازی کی توثیق متساہل، امام بیہقی اور متاخرین کے علاوہ ثابت نہیں ہے۔(واللہ اعلم) لہٰذا یہ راوی مجہول الحال ہے۔

دوم:..... زاہر بن احمد بن محمد بن عیسیٰ السرخی کی توثیق بھی متساہل امام بیہقی اور متاخرین کے علاوہ ثابت نہیں ہے۔(واللہ اعلم) لہٰذا یہ راوی مجہول الحال ہے۔

سوم :.....محمد بن ابراہیم بن مسلم بن سالم الخزاعی کی توثیق متساہل ومتاخرین کے علاوہ ثابت نہیں ہے۔(واللہ اعلم)

روایت نمبر (۳۶): .....خلیفہ عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ (المتوفی: 101ھ) کے ہاں جب بچہ کی پیدائش ہوتی تھی، تو وہ اسے کپڑے میں لیتے تھے اور اس کے دائیں کان میں اذان دیتے اور بائیں کان میں اقامت کہتے تھے اور وہ اسی وقت اس کا نام رکھتے تھے۔

روایت نمبر (۳۶) ..... یہ روایت سخت ضعیف ہے۔اس روایت کو مصنف عبد

الرزاق: (7985) نے روایت کیا ہے۔

اول:..... اس روایت کی سند میں ابراہیم بن محمد بن ابی یحییٰ راوی متروک اور منکر الحدیث ہے۔ (تهذيب التهذيب لابن حجر: 104/1)

دوم:.....اس روایت کی سند میں عبدالرزاق مدلس ہے۔ (الضعفاء الكبير للعقيلي:3/110-111)

اور یہ روایت "عن" سے کر رہے ہیں۔

روایت نمبر (۳۷): .....تابعی سلمان بن موسیٰ فرماتے ہیں کہ قربانی کے چار دن ہیں، ثقہ تابعی مکحول (المتوفی:100ھ) کہتے ہیں کہ سلیمان بن موسیٰ نے سچ کہا ہے۔

روایت نمبر (۳۷) ..... یہ روایت ضعیف ہے۔اس روایت کو السنن الکبریٰ للبیهقی:(297/9) نے روایت کیا ہے۔

اول:..... اس روایت کی سند میں ابو حامد احمد بن علی بن احمد الرازی کی توثیق متساہل امام بیہقی اور متاخرین کے علاوہ ثابت نہیں ہے۔(واللہ اعلم)

لہٰذا یہ راوی مجہول الحال ہے۔

دوم:.....زاہر بن احمد بن محمد بن عیسیٰ السرخی کی توثیق امام بیہقی اور متاخرین کے علاوہ ثابت نہیں ہے۔(واللہ اعلم) لہٰذا یہ راوی مجہول الحال ہے۔

روایت نمبر (۳۸): .....خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ (المتوفی: 100ھ) فرماتے ہیں: قربانی یوم النحر (دس ذوالحجہ) اور اس کے تین دن بعد تک کی جا سکتی ہے۔

روایت نمبر (۳۸) ..... یہ روایت ضعیف ہے۔اس روایت کو السنن الکبریٰ للبیهقی:(297/9) نے روایت کیا ہے۔

اول:.....اس روایت کی سند میں اسماعیل بن عیاش مدلس ہے۔ (الفتح المبين فی تحقيق طبقات المدلسين: ص 87) اور یہ روایت "عن" سے ہے۔

دوم:..... زاہر بن احمد بن محمد بن عیسیٰ السرخی کی توثیق متساہل امام بیہقی اور متاخرین کے علاوہ ثابت نہیں ہے۔ (واللہ اعلم) لہٰذا یہ راوی مجہول الحال ہے۔

سوم :.....ابو حامد احمد بن علی بن احمد الرازی کی توثیق بھی متساہل بیہقی اور متاخرین کے علاوہ ثابت نہیں ہے۔ (واللہ اعلم) لہٰذا یہ راوی بھی مجہول الحال ہے۔

روایت نمبر (۳۹): .....امام حسن بصری سے روایت ہے کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے بچوں کی طرف سے اونٹ کو عقیقہ میں ذبح کرتے تھے۔

روایت نمبر (۳۹) ..... یہ روایت ضعیف ہے۔ اس روایت کو مصنف ابن أبي شيبة: (24755) نے روایت کیا ہے۔

اس روایت کی سند میں حسن بصری مدلس ہے۔ (التاريخ الاوسط للبخاری: 180/2) اور روایت "عن" سے ہے۔ لہٰذا یہ روایت حسن بصری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

مصنّف کی دیگر کتب

۱: الصحيفة في الأحاديث الضعيفة من سلسلة الأحاديث الضعيفة للألبانی۔ (حصہ اول، مطبوعہ)

۲: صحيح حصن المسلم و ضعيف حصن المسلم۔ (تحقیق وتخریج، مطبوعہ)

۳: صحيح حصن المسلم۔ (تحقیق وتخریج، مطبوعہ)

۴: كتاب الضعفاء والمتروكين۔ (مطبوعہ)

۵: اصول حدیث واصول تخریج۔ (مطبوع)

۶: صلوٰۃ جنازہ میں دائیں طرف ایک سلام پھیرنا سنت ہے۔ (مطبوعہ)

۷: مختصر الحزب الاعظم کی شرعی حیثیت قرآن وسنت کی روشنی میں۔ (مطبوع)

۸: خصّی جانور کی قربانی سنت نہیں۔ (مطبوع)

۹: صلوٰۃ وتر کا مسنون طریقہ۔ (مطبوعہ)

۱۰: رمضان گائیڈ۔ (تحقیق وتخریج، مطبوعہ)

۱۱: ماہِ رمضان کے صحیح احکام ومسائل (مطبوعہ)

۱۲: عیدالاضحیٰ کے صحیح احکام ومسائل (مطبوعہ)

۱۳: علم أسماء الرجال وجرح وتعدیل۔ (زیرِ تکمیل)

۱۴: كتاب الضعفاء والمتروكين۔ (جلد دوم، زیرِ تکمیل)

۱۵: كتاب الثقات۔ (جلد اوّل، زیرِ تکمیل)

۱۶: صحیح سنن ترمذی۔ (زیر تکمیل)

۱۷: ضعیف سنن ترمذی۔ (زیر تکمیل)

۱۸: نمازِ جنازہ کے صحیح احکام ومسائل۔

۱۹: سفر، قصر اور مسح کے صحیح احکام ومسائل۔

۲۰: قربانی کے تین دن ہیں۔

۲۱: نمازِ نبوی کے صحیح احکام ومسائل۔

۲۲: رفع یدین، صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور محدثین کی نظر میں۔

۲۳: بسم اللّٰہ بالجھر کا تحقیقی جائزہ۔

۲۴: بیس رکعات صلوٰۃ تراویح سنت نہیں۔

۲۵: صحیح مسنون اذکار اور دعائیں۔

۲۶: الصحيفة في الأحاديث الضعيفة من سلسلة الأحاديث الضعيفة للألبانی۔ (حصہ دوم، زیر تکمیل)

۲۷: مقالات سلفی۔